منافق کسے کہتے ہیں۔۔۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

منافق کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

ایمان لانے کے بعد کفر کرنا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 3

دل پر مہر لگانا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

منافق کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

سورہ فرقان آیت 53 پارہ 19

آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔کافر کا مطلب آپ ﷺ کے زمانے کے تمام فرقہ پرست ہیں۔جو اپنے اپنے فرقوں پر تھے۔اور اس قرآن پاک کے ذریعے رسول ﷺ قیامت تک جہاد کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت کے مطابق رسول ﷺ کا لایا ہوا قرآن پاک قیامت تک آنے والے دنیا کے تمام کافر یعنی تمام فرقوں سے جہاد کرتا رہے گا۔انشاءاللہ۔

سورہ توبہ آیات 73 تا 74 پارہ 11

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔اور ان پر سختی کیجیے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے۔اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔اے نبی ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کے خلاف جہاد کیجیے۔اور ان پر سختی کیجیے۔

اوران کاٹھکانہ دوزخ ہےاوروہ بہت ہی براٹھکانہ ہے۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔اورانہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہےاوراس طرح اسلام لانے کے بعدوہ کافر ہوگئے۔اوران باتوں کاارادہ کیاجن میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔اورانہوں نے صرف اس بات کاانتقام لیاکہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے اپنے فضل سےان کوغنی کردیا۔پھراگروہ توبہ کرلیں۔توان کے لیے بہتر ہوگا۔اوراگروہ پھرجائیں تواللہ تعالیٰ انہیں دنیااورآخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اوران کے لیے تمام دنیامیں کوئی مددگاراورولی نہیں ہوگا۔

سورہ احزاب آیات 1 تا2 پارہ 21

اے نبی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے۔اورکافروں اورمنافقوں کی اطاعت نہ کریں۔بیشک اللہ تعالیٰ علم والاحکمت والا ہےاورجووحی آپ کی طرف کی گئی ہےاس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اوراللہ تعالیٰ پربھروسہ کریں۔اورآپ کارب کافی وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ رسولﷺ سے کہہ رہے ہیں۔اے نبی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے ۔اورآپﷺ کافروں اورمنافقوں کی اطاعت نہ کریں۔اورجووحی آپ کی طرف کی گئی ہےاس کی اطاعت کریں۔

سورہ احزاب آیات 28 پارہ 21

اورکافروں اورمنافقوں کی اطاعت نہ کریں۔اوران کی تکلیف دینے پرتوجہ نہ کریں۔اوراللہ تعالیٰ پربھروسہ کریں۔اور اللہ تعالیٰ کافی وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ رسولﷺ سے کہہ رہے ہیں۔کہ آپﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں اورمنافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کریں۔اوران کی تکلیف دینے پرتوجہ نہ کریں۔اوراللہ تعالیٰ پربھروسہ کریں۔اور اللہ تعالیٰ کافی وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

رسولﷺ کادورہویاقیامت تک آنے والاکوئی بھی دورہو۔کسی بھی فرقے کی اطاعت کرنے والاکافراور،منافق کہلائے گا۔جب کہ محمدﷺ پرنازل ہونے والے قرآن پاک کوسچ ماننے والےاوراس کی اطاعت کرنے والےایمان والے ہوں گے۔

سورہ نساء آیت 136 تا138 پارہ 5

اے لوگوجوایمان لائے ہو۔ایمان لاؤاللہ تعالیٰ پراوراس کے رسولﷺ پراوراس کتاب پرجواُس نے نازل کی ہے۔اوراُس کتاب پرجواس سے پہلے نازل کی تھی۔اورجس نے اللہ تعالیٰ اوراسکے فرشتوں کااوراس کی کتابوں کااوراس کے رسولوں کاانکارکیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دورچلاگیا۔بے شک جولوگ ایمان لائے۔پھرکافرہوگئے پھرایمان لائے پھرکافرہوگئے۔پھرکفرمیں بڑھتے گئےتواللہ تعالیٰ انہیں ہرگزمعاف نہیں کرے گااورنہ انہیں ہدایت کاراستہ دکھائے گا۔منافقوں کوخوشخبری سنادیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے والےلوگوں کوایمان لاناسکھارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۔ایمان لاؤاللہ تعالیٰ پراوراس کے رسولﷺ پراوراس کتاب پرجواُسنے نازل کی ہے۔اوراُس کتاب پرجواس سے پہلے نازل کی تھی۔اورجس نے اللہ تعالیٰ اوراسکے فرشتوں کااوراس کی کتابوں کااوراس کے رسولوں کاانکارکیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دورچلاگیا۔بے شک جولوگ ایمان لائے۔پھرکافرہوگئے پھرایمان لائے پھرکافرہوگئے۔پھرکفرمیں بڑھتے گئےتواللہ تعالیٰ انہیں ہرگزمعاف نہیں کرے گااورنہ انہیں ہدایت کاراستہ دکھائے گا۔منافقوں کوخوشخبری سنادیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

آپ نے دیکھاکہ منافق وہ فرقہ پرست ہیں جوایمان لانے کے بعدپھرکفرکرتے ہیں یعنی ایمان لانے کے بعدپھرکافربن جاتے ہیں۔ ایمان یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے اور اسکی اطاعت کادعویٰ کرتے ہیں۔یہ ایمان تھا۔مگراس کے بعدکسی فرقے کی اطاعت انہیں دوبارہ کافربنادیتی ہے۔ایسے لوگ اگرقرآن پاک کوماننے کادعویٰ بھی کریں اورساتھ فرقہ بھی بنائیں۔تویہ منافقی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولﷺ کے ساتھ منافقی ہے۔

اسی لیےاللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔بے شک جولوگ ایمان لائے۔پھرکافرہوگئے پھرایمان لائے پھرکافرہوگئے۔پھرکفرمیں بڑھتے گئےتواللہ تعالیٰ انہیں

ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

نوٹ منافق وہ فرقہ پرست ہیں جو ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہیں یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں

سورہ نساء۔ آیات 145 تا 147۔ پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے ا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑنا۔ تا کہ ہم سیدھا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطے میں رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے گنا معاف کردیتا ہے۔ ااور انہیں جنت عطا کرتا ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ جنت میں جانے والے لوگ کون سے ہیں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑو مگر فرقہ پرستوں نے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑرکھا ہے۔ نام نہاد مفسروں کو مضبوطی سے پکڑرکھا ہے۔

خواتین وحضرات

اب میں آپ کے سامنے سورہ منافقون اور سورہ رعد کی آیات پیش کروں گی۔ ان کا مقابلہ بھی کریں گے۔ تا کہ ہمیں قرآن پاک کا علم رکھنے والے اور قرآن پاک سے روکنے والے کی اوقات کا پتہ چلے۔ اور ایک منافق انسان کی مکمل پہچان ہوجائے۔ جن باتوں پر نشان لگارہی ہوں۔ انہیں پھر تفصیل سے دکھاؤں گی۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلا شبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا، کہ جو لوگ رسول ﷺ کے لیے رسول ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ اور گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ منافق کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اور اسطرح یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اس کی تفصیل پارٹ نمبر 2 میں آئیگی۔ انشاء اللہ۔

خواتین وحضرات!

ایسے لوگ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ منافق کہہ رہے ہیں ان کی گواہی کی کوئی اہمت نہیں ہے بلکہ انہیں جھوٹا اور منافق کہا گیا۔

آپ نے دیکھا کہ اِن آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جنھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے۔ یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کی تفسیر اللہ تعا کی نافرمانی اور مخالفت پرمبنی ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ انہیں کافر کہتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ مرتے دم تک فرقہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے ایک نئے راستے پر چل پڑتے ہیں۔ اور ان کا خدا ایک نام نہاد مفسر بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ میں نے قرآن پاک تفصیل سے بنایا ہے۔ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ پیغام رسول ﷺ نے پہنچایا ہے۔ یہ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ انہوں نے سارے قرآن پاک کا یہی حال کیا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کی دعویٰ کیا۔ مگر بعد میں قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں رسول ﷺ کے لیے گواہی دینے والے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو منافق کہا گیا۔ جھوٹا کہا گیا۔ ان کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔ انہیں کسی بات کی سمجھ نہیں آتی۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا

رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو کتنی نفرت ہے۔آیات میں بار بار غور کریں۔

سورہ الرعد۔آیت 43۔پارہ نمبر 13

ور جو کافر ہیں کہتے ہیں آپ ﷺ رسول نہیں ہیں آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ نبی ﷺ کے لیے میری گواہی کافی ہے اور اس انسان کی گواہی کو قبول کیا گیا ہے جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے زمانے میں کافر یعنی دوسرے فرقوں میں سے جس نے بھی رسول ﷺ کو ماننے سے انکار کیا۔اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی گواہی پیش کی۔اُس انسان کی گواہی کو رسول ﷺ کیلیے قبول کیا۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔چونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔اس لیے ایسے انسان یعنی فرقہ پرست کی گواہی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔کیونکہ اُس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے۔بلکہ فرقہ بنانے والے تو خود قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اس طرح منافقی کرتے ہیں۔اب قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے رسول ﷺ کے لیے اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ کی گواہی مقبول بنانے کیلئے قرآن پاک کی سند یعنی سٹرفکیٹ چاہیے تب اس کی گواہی قبول ہوگی اطیع اللہ واطیع الرسولؐ کے نعرے لگانے والے اور قسمیں کھانے والے قرآن کی تعلیم سے یکسر ناواقف اس آیت کو بار بار پڑھیں شاید کہ ان کا دل اللہ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع کرے۔قرآن پاک کا علم حاصل کریں تاکہ ان کی گواہی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت کا درجہ پاسکے۔

سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22

اے نبیؐ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگوں کی بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جا سکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔

سورہ مجادلہ ۔آیات 14 تا16 ۔ پارہ 28

کیا آپ نے ان لوگوں کونہیں دیکھا جواس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھا تے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہو رہی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے ہے جنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں یعنی فرقہ پرست لوگ ۔

یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے کہ یہ لوگ خود کو کافر نہیں سمجھتے اور انہوں نے قرآن کو جھٹلا کر فرقوں کی اطاعت کی ہوئی ہے اپنا خدا اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو بنایا ہوا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے آج کل جو بھی شریعت کی بات کرتا ہے اُسے پتہ ہی نہیں کہ شریعت کسے کہتے ہیں۔شریعت کا مطلب ہے فرقہ نہ بنانا۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں حالانکہ قرآن پاک نے تو فرقوں سے منع کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا تھا قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا تھا یہ اللہ کے نافرمان ہیں یعنی کافر ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ لوگوں سے کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات !

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اطاعت کا حکم ہمیشہ اوپر سے آتا ہے یہاں تک کہ فیکٹری کا مالک ہی اطاعت کا حکم دے سکتا ہے جبکہ باقی تمام لوگوں کو اطاعت کرنا ہوتی ہے۔

سیدھے راستے کی ہدایت کیسے مل سکتی ہے۔یعنی اھد نا صراط المستقیم حاصل کرنے کا طریقہ۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی دین پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے اان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچ کو واضح کرنے والی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور یہ اختلاف رکھنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل پہنچ چکے تھے انہوں نے صرف ضد کی وجہ سے اختلاف کیا بس اللہ تعالیٰ نے اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کی جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے بارے میں صرف آپس کی ضد کی وجہ اختلاف پیدا کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر سچ کو واضح کرنے کے لیے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کرتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کردیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے جانا کہ ہم اپنے اختلافات صرف اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کے ذریعے ختم کرسکتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اپنی اصلاح کرلیتے ہین اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کردیتے ہیں اگر ہم آج اپنے فرقوں سے توبہ کریں۔اور اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرلیں تو اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے ہمیں قرآن پاک سے سیدھے راستے کی ہدایت کردیں گے۔ہم اپنے اختلافات صرف قرآن پاک سے ختم کرسکتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 29۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کرتے رہے۔ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور شاخ آسمان میں ہیں وہ ہر وقت اپنے رب کے اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے تو اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی کتاب کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا "دوزخ" جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت یہ درخت ہر وقت پھل دیتا ہے قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے۔اسی لیے اسے صالح عمل کہتے ہیں۔ جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں۔یعنی فرقہ پرست جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے کہ یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ بنانے والے لوگوں نے ہمیں اس سے دور کردیا۔ان کی تشریح قرآن پاک کی مخالفت پر مبنی ہوتی ہے۔قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کے بارے بے سمجھی سے باتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔وہ کیوں بھول جاتے ہیں۔کہ آخر ان کو جانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ن لوگوں نے ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔

یہ قرآن رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جو مردوں بہروں اور اندھوں پر اثر نہیں کرتی۔

- سورہ روم۔ آیات 58 تا 59۔ پارہ 21

اے نبی ﷺ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیرے بھاگے جا رہے ہیں اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ ﷺ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں پس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مردہ، بہرہ اور اندھا اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف اسے زندہ کانوں والا اور آنکھوں والا سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنتے ہیں پھر اس کو مانتے ہیں اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم مسلمان ہیں؟ مسلمان کا مطلب ہے فرمانبردار۔ کیا ہم جب اللہ تعالیٰ کی آیت پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر اس کو مانتے ہیں اور پھر اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچا مانتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو مسلمان ہیں ورنہ ہم ھی مردہ ہیں ہم بھی اندھے ہیں ہم ہی بہرے ہیں اور بھاگے جا رہے ہیں اور اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔

- سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اے نبی ﷺ تم صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنی ہی بھلائی کیلئے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر اے نبی تم ان لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں تم بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اس کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ نے سوہ آل عمرآن کی آیت 164 میں فرمایا ہے۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور اور گمراہی سے نکالا۔

خواتین وحضرات

جو لوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔ رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔ اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔ ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔ مرے ہوئے لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔ اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ 13

بھلا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہو بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتا وہ اندھا ہے کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔

آئیں قرآن پاک سے اُن لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔ یعنی منافق ہیں

سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا مومن نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے۔ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یہ ان کے اعمال کا بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔ اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔ وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں۔ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

سورہ البقرہ آیات 6 تا 13 پارہ 1

بے شک جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے برابر ہے۔ کہ آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور وہ ایمان والے نہیں ہیں۔
وہ اللہ تعالیٰ اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے. اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔ تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔ خبردار رہو۔ وہ خود ہی بے وقوف ہیں۔ لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ کافر اور منافق لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔

کافر اور منافق کفر کرنے والے لوگ ہیں۔ یعنی فرقے بنانے والے لوگ ہیں ان کو رسول ﷺ کا قرآن پاک سے خبردار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہیں۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور سکی اطاعت کرنے والوں کی طرح ایمان نہیں لاتے۔ یہ منافق لوگ ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو یہی فساد کرنے والے ہیں۔ مگر وہ شعور نہیں رکھتے. اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں۔ تو کہتے ہیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔ خبردار رہو۔ وہ خود ہی بے وقوف ہیں۔ لیکن وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے برابر ہے۔ کہ آپ ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور وہ ایمان والے نہیں ہیں۔
وہ اللہ تعالیٰ اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں بیماری

ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔ااور انکے لیے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہی ان کے لیے کافی ہے۔۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔اُن لوگوں کی طرح جوان سے پہلے تھے۔اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔اور تم بھی مشغول ہوگئے۔جس طرح وہ ہوگئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے۔اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔اور برائی دے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔اور ان پر سختی کیجیے۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہوگئے۔اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے ااور وہ پھر گئے۔اور وہ پھرنے والے ہی تھے۔

۔پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔کیا وہ نہیں جانتے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز ااور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔جو اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوگئے۔یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔

ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔جو ایمان والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کے سچ کو مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اور منافق لوگ جو کفر کرنے والے ہیں۔یعنی فرقہ بنانے والے ہیں۔یہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ

مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم یعنی فرقہ پرست قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے۔ کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔ تمھیں آج خوشخبری ہے۔ ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں تم ہمیشہ رہو گے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ کہ ہماری طرف دیکھو۔ ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ ان سے کہا جائے گا۔ کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔ اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان دیوار ایک کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس کے اندر تو رحمت ہوگی ۔ اواس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔ وہ انہیں پکاریں گے۔ کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنھوں نے کفر کیا۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔ اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں۔ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کا ذکر ہے۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہوگی۔ ایسے ہی جیسے ٹارچ کسی نے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہو اور وہ سیدھا اپنے راستے پر چلتا جائے۔ ایمان یعنی روشنی والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ کہ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔ کہ زرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔ جو ان کے ساتھ دوڑ رہی ہوگی۔ منافق لوگوں سے کہا جائے گا، ہٹ جاؤ۔ کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرو اور اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی۔ جس کے اندر ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہونگے ۔ یہ وہ لوگ ہونگے جو کافر اور منافق ہوں گے۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور منافق فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ کافر اور منافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ منافق کسے کہتے ہیں۔
ان آیات میں ایمان والوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے۔ جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے۔ کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ تھے۔
وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنھوں نے کفر کیا۔ یعنی جنھوں نے فرقے بنائے۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جو لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب فرمابردار رہونگے ۔

اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے کون ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی اطاعت کرنے والے کون ہیں ۔ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ یعنی جنت میں جانے والے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

آئیں اس بات کا جواب تلاش کرتے ہیں جواب تلاش کرنے کے بعد تفسیر بھی تلاش کریں گے۔ سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں سورہ مزمل آیت

نمبر 19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:
''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورۃ دہر“ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

”بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔“

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں

سورۃ تکویر۔آیت 27,28 پارہ 30

- یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے تم میں سے ہر اس انسان کیلئے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے جواب سن لیا اور پڑھ بھی لیا آئیں اب قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کا راستہ کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفسیر تلاش کرتے ہیں۔

- سورۃ ابراہیم۔آیت 1 تا 3 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست اور نہایت قابل تعریف ہے اور زمین آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور سخت عذاب کی وجہ سے کافروں کیلئے تباہی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو دفعہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کے ذریعے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں جو زبردست اور خوبیوں والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ ایسے کافر ہیں کہ ان کیلئے سخت تباہی ہے اور وہ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم میں بہت سے لوگ قرآن پاک سے منع بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر روکتے ہیں مگر خود کو نہ گمراہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کافر۔یہی ہمارا المیہ ہے یہی افسوسناک پہلو ہے۔

آئیں قرآن پاک سے وہ خاص درخواست دیکھتے ہیں جن میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے راستے کی اطاعت کرنے والے کے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔

سورۃ مؤمن۔آیات 7 تا 9۔پارہ 24

وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں معافی کی درخواست پیش کرتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے پس معاف کردے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اطاعت کی ہے۔انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان والدین کو اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں۔تو بلاشبہ زبردست اور حکمت والا ہے۔اور بچادے ان کو برائیوں سے جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرشتے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک مکمل درخواست پیش کرتے رہتے ہیں صرف ان لوگوں کیلئے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ہے یعنی قرآن پاک کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیب لوگوں میں ہو جن کیلئے فرشتے ہروقت دعا کرتے رہے ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کو مضبوطی سے پکڑیں گے تا کہ فرشتوں کی دعا میں ہمارا نام شامل ہو جن کی کامیابی کی گارنٹی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

پارٹ نمبر 2 ایمان لانے کے بعد کفر کرنا کسے کہتے ہیں۔اس پارٹ میں آپ ایسی بہت سی آیات دیکھیں گے۔جن میں قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے۔

پارٹ نمبر 2

ایمان لانے کے بعد کفر کرنا کسے کہتے ہیں۔یعنی جس کی وجہ سے انسان منافق بن جاتا ہے۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

اس حصے میں آپ کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کو دیکھیں گے۔کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کفر کر لیتے ہیں ۔اور مسلم نہیں رہتے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہوں گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں

فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑ نا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنالیے۔تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے ۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہاد مفسر فرقوں پر زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں۔اور رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کافر بن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اور کافر بننے کا طریقہ۔نام نہاد مفسروں نے کافر بننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے

بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کرلی اور اللہ تعالیٰ کی بات نامان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزچکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔ یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔ کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

خواتین وحضرات

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اس پر میری پوری کتاب موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔ اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔ ہی کیوں نہ ہو۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔ اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اگر چہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اس پر میری پوری پوری کتابیں موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔ اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔ یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔ چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے

کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔ پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہیں گے۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔ فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔ فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔ اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔ اور کافر بن جاتے ہیں۔ جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔ وہ بھی کافر ہوگا۔ اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ زمر۔ آیات 53 تا 62۔ پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت کر لو۔ اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔ یہ ان ڈائرکٹ فارم میں بات ہو رہی ہے۔ لہذا رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ

ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہو گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ہیں۔یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ااور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر

اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جو لوگ اپنی کفر یعنی فرقہ بندی

والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ محمد۔ آیت 32 تا 34۔ پارہ نمبر 26

بلا شبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہوں نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی قرآن پاک سے روکتے رہے پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا یعنی جس نے فرقے بنائے اور اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ اس بات کو رسول ؐ کی مخالفت کہا گیا کیونکہ یہ قرآن رسول ﷺ نے ہی تو پہنچایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ کیونکہ وہ اطیع اللہ اطیع الرسول کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر کسی نے اپنی اس غلطی کی اصلاح نہ کی اور یوں ہی مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔

خواتین و حضرات!

یہ قرآن پاک سے روکنے کا کام ہمارے فرقے والے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اور جانفشانی سے کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہ فرقے والے اپنے فرقے کے مطابق قرآن کی آیات کو جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ انہیں پورے قرآن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ملتی۔ جو ان کے فرقے کی تائید میں ہو اور آج تک اسی لیے انہیں قرآن کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات سے ذرا سی بھی میچ نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ مشرق کی بات کریگا تو یہ مغرب کی بات کریں گے ہر فرقہ اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی داستان سنا رہا ہوتا ہے۔ ان فرقہ پرستوں کا خدا گویا مفسر ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کہے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھے بغیر اپنے مفسر کی بتائی ہوئی دو چار دلیلیں سنا دیں گے۔ کہ ان کے پاس تو ہر قسم کا علم تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیں گے کوئی بھی اسمیں غور نہیں کرتا کہ غیب کا علم کا کیا مطلب ہے۔ اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین و حضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں

میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کوٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ زرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو نیک غلاموں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔جب اُس نے کہا۔اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھیں یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی اطاعت

کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی۔یعنی کسی اور فرقے سے تعلق رکھتی تھیں جبکہ شوہر اللہ تعالیٰ کے صالح غلام تھے

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کوفرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی ۔ایمان کا مطلب ہے ۔اللہ تعالی کی باتوں کو سچ سمجھنااوران کی اطاعت کرنا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو سچ سمجھااور پہلی کتابوں کی تصدیق کی ۔یعنی فرعون کی بیوی نے تورات کی باتوں کوسچا سمجھا اور پہلے کتابوں کی تصدیق کی ۔اور حضرت مریم نے انجیل کی باتوں کوسچا سمجھا اور پہلے کتابوں کی تصدیق کی ۔ان آیات میں ایمان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے کاام کو سچ سمجھنااور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا بتایا گیا ہے ۔اب ہم ایمان والے اس طرح بنیں گے ۔جب ہم سورہ محمد کی پہلی تین آیات کے مطابق محمدﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کوسچا سمجھیں گے اوراس کی اطاعت کریں گے ۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کریں گے ۔ایمان کا متضاد کفر یعنی نافرمانی ہے ۔یعنی ایمان کے متضاد کو کفر کہتے ہیں ۔ان باتوں کے منافی کام کرنے والے کو کافر کہا جا ئے گا ۔یعنی اللہ تعالی کی آیات کے نافرمان کو کافر کہا جاتا ہے ۔ان آیات میں فرعون کی بیوی نے اپنے شوہر کے لیے لفظ ظالم استعمال کیا۔ظالم کا مطلب بھی قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالی کا نافرمان ہے ۔ظالم کو جاننے کے لیے میری کتاب دیکھ سکتے ہیں ۔

سورہ البقرہ آیت 26 پارہ 1

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر مثال بیان کرے ۔بس جولوگ ایمان لاتے ہیں ۔وہ علم رکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے سچ ہے لیکن جولوگ کافر ہیں ۔وہ کہتے ہیں ۔اس مثال سے اللہ تعالی کا کیا ارادہ ہے ۔اس طرح اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے ۔اور گمراہ تو صرف وہ نافرمانوں کو ہی کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمان والوں کا رویہ دکھایا ہے ۔اللہ تعالی کی باتوں سے ہدایت حاصل کرنے والے ایمان والے ہیں ۔ ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق محمدﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا ہے ۔ایمان والے اللہ تعالی کی ہر بات کو سچ مانتے ہیں ۔ چاہے وہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی چھوٹی مثال ہو ۔وہ اللہ تعالی کی بات کو سچ سمجھتے ہیں ۔

دوسری قسم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی ہے ۔جو اللہ تعالی کی بات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں ۔ایسے لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں ۔ اس طرح کے لوگ قرآن پاک کے زریعے گمراہ ہوتے ہیں ۔اور ایمان والوں کو ہدایت ملتی ہے

آئیں سورہ لکافروں پارہ نمبر 30 کا ترجمہ اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق کرتے ہیں ۔یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کرتے ہیں ۔

یہ رسولﷺ کا خطاب ہے ۔جو ساری دنیا کے فرقہ پرستوں کے نام ہے ۔ یعنی کافروں کے نام ہے ۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا ر رسولﷺ کا دین تھا ۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا غلام ہوتا ہے ۔وہ رسولﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے ۔جبکہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کا غلام ہوتا ہے ۔اپے فرقوں کا غلام ہوتا ہے ۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 6 پارہ 30

کہہ دو اے کافرو ۔میں اُس کی غلامی نہیں کرتا ۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو ۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو ۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں ۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں ۔جس کی تم غلامی کرتے ہو ۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو ۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں ۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسولﷺ کافروں سے خطاب کر رہے ہیں ۔یعنی دنیا کے تمام فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔رسولﷺ فرماتے ہیں اے کافرو ۔۔ میں اُس کی غلامی نہیں کرتا ۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو ۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو ۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں ۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں ۔جس کی تم غلامی کرتے ہو ۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو ۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں ۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ رسولﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا ۔۔اب جو رسولﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں ۔وہ ایک اللہ تعالی کی غلامی کرنے والے ہوں گے ۔اگر وہ رسولﷺ کے دین پر ہونگے ۔تو رسولﷺ کے اطاعت گزار ہوئے ۔ورنہ کافر ہونگے ۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ۔وہ اچھی طرح جان لیں ۔کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے ۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں ۔اوران کے دل اس کے آگے جھک

جائیں۔اور بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کریں اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالی سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔جبکہ کافر یعنی فرقہ پرست قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

سورہ نساء۔آیت 115۔پارہ نمبر 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے پر چلے۔حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہوچکی ہو۔ اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیا کرے۔ تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔اور یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔تو جس طرف انسان چلنا چاہے گا۔اللہ تعالی اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے۔تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔تو ہمیں ایمان والوں کے راستے پر چلنا ہوگا۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آجائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انھوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔

اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالی ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالی کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھا سکیں اور انھوں نے

[illegible]

گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں او آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں ۔ مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ محمد۔ آیات 8 تا 11 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے تباہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا یہ اس لئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اسے انہوں نے ناگوار سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ کیا وہ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ کیا جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا اور کافروں کیلئے ایسی ہی سزائیں ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ ایمان والوں کا تو حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا کوئی بھی حامی و ناصر نہیں ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کی مکمل وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان کے اعمال برباد کر دوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن کو پسند نہیں کرتے ان کیلئے تباہی ہے۔ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں کا مددگا تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے قرآن پاک کے نافرمانوں کی سزا دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کافروں یعنی نافرمانوں کو ایسے ہی سزائیں دیتا ہوں کیوں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور ان کی اطاعت کرنے والوں کو ایمان والا کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کا دوست اور مددگار تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی دوست یا مددگار نہیں ہے۔

خواتین و حضرات!

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود فرقے بناتے ہیں اور اگر کوئی قرآن کی بات کرے تو ان کی آنکھیں اور زبانیں دیکھیں۔ کہ کس طرح قرآن پاک کو نیچا دکھانے کے لیے حرکتیں کرتے ہیں۔ گویا ان کا نام نہاد مفسران کا خدا ہے۔ نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست دونوں کی خیر نہیں۔

سورہ نحل۔ آیات 88 تا 89۔ پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کا کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے اور جس دن ہم ہر امت میں سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کر دیں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جو مسلم بنے۔ یعنی جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں اور نبی ﷺ قیامت والے دن گواہی دیں گے کیونکہ قرآن پاک میں ہر چیز کی وضاحت موجود تھی اور فرمانبرداری کرنے والوں کیلئے یہ قرآن ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے اور جو لوگ کفر کریں گے یعنی فرقہ پرست۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا اس فساد کے بدلے میں یہ عذاب ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین و حضرات!

ہے۔اور انہیں عذاب پر عذاب ہوگا۔اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔کیونکہ قرآن پاک میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری تھی ان لوگوں کیلئے جنہوں نے قرآن پاک کی فرمانبرداری اختیار کرلی۔جبکہ فرقہ پرست اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور اس طرح یہ فساد کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے گزشتہ تمام بیانات میں غور کیا کہ قرآن پاک سے دور کرنے والے لوگ کتنے سخت کافر اور فسادی ہیں جن کو عذاب پر عذاب ملے گا اور قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنے والوں کیلئے رسول پاک ﷺ نے قرآن پاک کا تحفہ پیش کر دیا ہے کہ یہ ایسے ہی لوگوں کیلئے خوشخبری ہے ہدایت ہے اور رحمت ہے۔جو قرآن پاک کے فرمابردار بن کر رہتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 تا 3 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے اور زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور سخت عذاب کی وجہ سے کافروں کیلئے تباہی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو دفعہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کے ذریعے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں جو زبردست خوبیوں والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں وہ ایسے کافر اور گمراہ ہیں کہ ان کیلئے سخت تباہی ہے اور وہ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم میں بہت سے لوگ قرآن پاک سے منع بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر روکتے ہیں مگر خود کو نہ گمراہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کافر۔یہی ہمارا المیہ ہے یہی افسوسناک پہلو ہے۔

سورہ احزاب آیات 1 تا 3 پارہ 21

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کیا گیا ہے۔اُسکی اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔اور اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ خود کو حکمت والا علم والا کہہ رہے رہیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں۔کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ کافر اور منافق دونوں کفر کرنے والے لوگ ہیں یعنی فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔اس لیے رسول ﷺ کو ان کی بات ماننے سے منع کر دیا گیا ان کی اطاعت سے منع کر دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وکیل ہونا کافی ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے دور میں بھی فرقے بن گئے تھے۔

سورہ عنکبوت۔آیات 45 تا 52۔پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔جو ظالم

کے فرمابردار ہیں۔ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔(یعنی تورات والے)اوران میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔(یعنی مکہ والے)اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔اوراس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔ بلکہ قرآن تو واضح دلیل والی آیات ہیں جوان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف مبین سے خبردار کرنے والا ہوں۔معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جوان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں۔وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔جوان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے اوراس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی ﷺ کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔صرف اسی صورت میں کہ وہ جھگڑا کریں۔پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے اِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔جو ظالم ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔

اہل کتاب میں ساری دنیا کے لوگ آتے ہیں۔جو کسی کتاب کا دعویٰ کریں۔اس میں ہم بھی آتے ہیں۔مگر جھگڑا صرف اُن سے کریں گے۔جو ہم سے جھگڑا کرے گا۔یعنی ہم پہل نہیں کریں گے۔اسی آیت کو سمجھانے کے لیے قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے دکھانا چاہوں گی۔

- سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔اورانہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔وہی ظالم ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔جو دین کے معاملے میں ہم سے جنگ کریں۔اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے گا۔تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں کیونکہ وہ کسی پر خواہ مخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

- سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا مومن نافرمان کی طرح ہوسکتا ہے۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال کا بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔اوران سے کہا جائے گا۔کہ عذاب کا مزہ

کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کیا ایمان والے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان برابر ہو سکتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔پھر اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ دکھا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔وہ برابر نہیں ہو سکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کے لیے جنتیں ہیں۔یہ ان کے اعمال کا بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔اور ان سے کہا جائے گا۔کہ عذاب کا مزہ چکھو۔جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں۔اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ نمبر 6

جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔تو ایسے ہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کو صالح اعمال کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے۔اور جنہوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیا تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنہوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنہوں اپنے فرقوں کے مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنا لیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔اس کے بارے میں آیات دیکھنے

کے لیے میری کتاب دیکھیں ایمان کسے کہتے ہیں اس کتاب کا پارٹ نمبر 3 رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22

اے نبی بے شک ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔ یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ ہیں۔

کافر اور منافق دونوں فرقے بنانے والے لوگ ہیں۔ ان کی اطاعت سے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کو تکلیف دینے والے ہیں۔

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے۔ کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔ تمھیں آج خوشخبری ہے۔ ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں تم ہمیشہ رہو گے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ کہ ہماری طرف دیکھو۔ ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ ان سے کہا جائے گا۔ کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔ اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان دیوار ایک کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس کے اندر تو رحمت ہوگی ۔ اور اس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔ وہ انہیں پکاریں گے۔ کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔ اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں۔ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کا ذکر ہے۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہوگی۔ جیسے دنیا میں ان کے ساتھ تھی۔ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اسکی اطاعت کرنے والوں یعنی روشنی والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ کہ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ اور یہی

بہت بڑی کامیابی ہے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔ کہ ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھا لیں۔ جو ان کے ساتھ دوڑ رہی ہوگی۔ منافق لوگوں سے کہا جائے گا، ہٹ جاؤ۔ کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرو اور اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی۔ جس کے اندر ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہونگے جو کافر اور منافق ہوں گے۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور منافق فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ کافر اور منافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ منافق کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں ایمان والوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے۔ جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے۔ کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ تھے۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔ یعنی جنہوں نے فرقے بنائے۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جو لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب فرمابردار رہونگے ۔

سورہ نساء آیت 137 پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُسنے نازل کی ہے۔اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔بے شک جو لوگ ایمان لائے۔پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں۔ ہم قرآن پاک پر ایمان لائیں جس نے اس کے فرشتوں اس کی کتابوں کا انکار کیا۔اور اس کے رسولوں کا انکار کیا بیشک وہ گمراہی میں بڑی دور چلے گئے۔پہلے اگر لوگ ایمان لائیں پھر اسکا کفر یعنی فرقے بنالیں پھر اس پر ایمان لے آئیں۔یعنی ان کہ ہم قرآن پاک کے مطابق مانتے ہیں پھر اس کا کفر کرلیں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت کریں اور ایسے ہی مرجائیں۔تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کریگا۔اور نہ انہیں ہدایت کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔یعنی انہیں قرآن پاک سے ہدایت نہیں دے گا۔

سورہ نساء آیات 150 تا 152 پارہ 6

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں۔اور چاہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔اور وہ چاہتے ہیں۔کہ اس کے درمیان میں سے کوئی راستہ نکالیں۔تو یہی لوگ سچے کافر ہیں۔اور ہم نے ان کافروں کے لیے زلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائیگا۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک بیان رسولوں کے بارے میں دیا ہے۔جو رسولوں میں فرق کرے گا اور کوئی نیا راستہ نکالے گا تو وہی اصلی کافر یعنی سچا کافر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے

فرمائے گا۔اور ایسے ہی لوگوں کو بخشا جائے گا۔

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔

اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے۔بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔تو میں نے ان کو مہلت دی۔پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا عذاب کیسا تھا۔پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو۔جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کیلئے ان کے مکر وفریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان

کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے۔ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔ جو پرہیزگار ہیں۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔ پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔ جو قرآن پاک کا علم جو رسول ﷺ نے پڑھکر سنایا۔ اس کو چھوڑ کر معجزوں کی باتیں کریں۔ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت تو شرک ہے صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا

ہے۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی اور ہمیں مشرک بناتی ہے۔

نوٹ۔رسولوں کے بارے میں مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔رسول کی اطاعت کا کیا مطلب ہے

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جولوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جولوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جولوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جولوگ اپنی کفر یعنی فرقہ بندی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورۃ انعام۔آیات 68 تا 70۔پارہ 7

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے ۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔

خواتن وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے ظالم لوگوں کے پاس بیٹھنے کی بھی اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتے۔جب تک وہ اپنا موضوع نہ بدل لیں۔ان کے حساب میں پرہیزگاروں پر کسی چیز کی ذمہ داری نہیں ہے۔البتہ نصیحت کرنا کہ تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔یہ ظالم لوگ کفر یعنی فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں۔فرقہ پرست جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی

زندگی نے انہیں فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔انہیں یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں ہلاک نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی حمایتی ہے اور نہ سفارش کرنے والا اور وہ کسی بھی چیز سے بدلہ دینا چاہے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کیے کے بدلے میں ہلاک ہوں گے ۔انہیں پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس کے بدلے میں جو کفر وہ کرتے رہے۔یعنی جو فرقہ پرستی وہ کرتے رہے۔

سورہ فاطر آیات 23 تا 26 پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جولوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے

جھٹلایا گیا۔اور اگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے اپنے کتاب کی نافرمانی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

فرقہ پرستوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ۔

سورہ البقرہ ۔آیت 170۔پارہ 2

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس طریقے کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگر چہ ان کے باپ دادا ہی نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ جب لوگوں سے قرآن پاک کی اطاعت کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست لوگوں کا بھی یہی رویہ ہے جو شیعہ ہے تو اس کی اولاد بھی شیعہ ہے سارا خاندان شیعہ ہے جو بریلوی ہے تو ان کے ماں باپ بریلوی ہیں سارا خاندان بریلوی ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں۔

سورہ لقمان۔آیت 20 کا آخری حصہ تا 21 آیت۔پارہ نمبر 21

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے جبکہ اس کے پاس نہ علم ہے اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔چاہے شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی نشانی دکھائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور جب ان کو قرآن پاک کی اطاعت کیلئے کہا جاتا ہے۔تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔

خواتین وحضرات!

باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔صرف قرآن پاک۔جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہیں ہیں۔

سورہ زخرف۔آیات 21 تا 25۔پارہ 25

ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے جس بستی میں خبردار کرنے والا بھیجا تو اس بستی کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم کی اطاعت کررہے ہیں اس نے کہا کہ خواہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ بہتر ہدایت لے آؤں جس پر تم اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہ کہنے لگے جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اس کا انکار ہی کریں گے چنانچہ ہم نے ان سے بدلہ لے لیا تو دیکھئے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستی کرنے والوں کے خیالات کو دکھایا گیا ہے جو رسول کی لائی ہوئی ہدایت یعنی کتاب رد کردیتے ہیں اور اپنے باپ دادا کی اطاعت کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے قرآن پاک میں ایسے ہی جھٹلانے والوں کے کافی سارے واقعات موجود ہیں۔

سورہ احزاب۔آیات 64 تا 68 پارہ نمبر 22

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔اور ان کیلیے بڑھکتی ہوئی آگ تیار کی گئی ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ کوئی ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن سے بھٹکا دیا اے ہمارے رب انہیں دہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔جب ان کے منہ پر آگ بڑھکے گی تب افسوس کریں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیوں نہ کی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہ کی ہمارے بڑوں اور سرداروں نے ہمیں قرآن یعنی راستے سے بھٹکا دیا۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ میں فرماتے ہیں جو دین کے دن کا مالک ہے۔یعنی قیامت کا دن جب اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں فیصلہ کریں گے کہ کس کا دین درست ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 126 تا 129 پارہ 4

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ایک حصے کو ہلاک کر دے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یا انہیں زلیل کر دے۔پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔چاہے اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے یعنی فرقے بنائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے ایک حصے کو ہلاک کر دے۔یا انہیں زلیل کر دے۔پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔

آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔چاہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رمہربان ہے

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اور جو ایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اور زجو ایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا

ہے۔

سورہ توبہ آیت 23 پارہ 10

اے ایمان والو۔ اگر تمھارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں۔ تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ۔ تو جواُن سے دوستی رکھے گا۔ تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو ایمان کے مقابلے میں کفر یعنی فرقہ پرستی کو قبول کرے۔ تو چاہے وہ تمھارے باپ ہو یا بھائی ہو ان کو دوست مت بناؤ۔ یعنی جو فرقہ بنائے۔ اس کے بارے میں حکم دیا جارہا ہے۔ جبکہ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں ۔اور جو فرقہ پرستوں کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ ظالم کا مطلب بھی قرآن پاک مطابق نافرمان ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں ظالم کسے کہتے ہیں۔ جو فرقہ بنائے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو اس کو دوست بنائے گا۔ وہ ظالم ہے۔ یعنی وہ بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ یعنی کافر ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستی سے منع کررہا ہے۔ جو نافرمانی کرے گا۔ تو ظلم کرے گا۔

سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرستی کتنی بڑی لعنت ہے۔ آئیں اس کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ اور رسول کی اطاعت کیا ہوتی ہے اس کو بھی دیکھتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کردیا ہے۔ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا

آیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم۔ کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔ یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔ پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔ تو ہم نے اسے پھینک دیا۔ پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔ پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔ کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ جو وہ بھول گیا۔ پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔ اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔ اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔ پس تم میری اطاعت کرو۔ اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا ۔ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آجائیں۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا ۔ کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں ۔ کس بات نے تجھے روکا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔ تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔ بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو خدا سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا۔وہ یہی بات تھی۔کہ فرقے نہیں بنانا۔اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنھوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرا دے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔وہ قتل کرتے ہیں۔اور قتل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے زمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔بس تم خوش رہو۔اس سودے پر۔جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اِن آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جنھوں نے کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں

۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔جو وادی میں گرنے والی ہو۔اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔وہ مسجد ہے جس

کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اوراس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں کہ(1) پرہیزگاری کسے کہتے ہیں۔ (2) پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔(3) اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں ۔تا کہ آپ لوگ بھی جان سکیں کہ آپ ﷺ کو کس طرز پر بنی ہوئی مسجد میں کھڑے ہونے کی اجازت تھی۔اورہم بھی رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے مسجد کا انتخاب کرسکیں۔

(1) پرہیزگار کسے کہتے ہیں

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ ہمیں قرآن پاک کے ذریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔اب جو انسان قرآن پاک کو ہدایت سمجھے گا وہی پرہیزگار رہوگا۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آئے۔تو اسے جھٹلا دے۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اورجنہوں نے اس کو سچ مانا۔وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جوانہوں نے کئے ان سے دور کردے۔اوران کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور وہ احسان کرنے والا ہے ۔اور جو برے کام انہوں کیئے۔اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔جولوگ قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اوراس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردے گا اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

سورہ زخرف۔آیات 66 تا 69۔پارہ 25

پس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو سب دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے اور مسلم یعنی فرمانبردار بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچا سمجھا اوراس کی اطاعت کی اور مسلم بن کر رہے۔

پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائی۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی ۔اس طرح ہمیں پاک کیا۔ یعنی اس طرح ہمیں گمراہی سے نکالا۔ اور ہماری اصلاح کی۔

آپ نے دیکھا۔

کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ اور پاک ہوئے ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے جس سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

خواتین وحضرات

امید ہے کہ آپ کو سمجھ آ گئی ہوگی ۔کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کی مسجد چاہتے ہیں۔ زرا تصور کی آنکھ سے دیکھیں ۔تصور کریں کہ اگر آج رسول ﷺ آ جائیں تو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو کس مسجد میں کھڑے ہونے کی اجازت دیں گے۔ یا وہ نئی مسجد بنائیں گے ۔جس میں دوبارہ سے قرآن پاک کی تعلیم دیں گے ۔زرا سوچیں؟؟؟؟؟؟؟؟؟

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ امید ہے۔ کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت

کرنا کے ہیں۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔مگر اللہ تعالیٰ جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتاتے ہیں۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا کوئی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل دے گا۔ہر گز نہیں۔

سورہ نساء آیت 88 پارہ 5

پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو گروہ ہو رہے ہو۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کر دیا ہے۔کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔اسے آپ ہدایت دے دیں۔اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔اس کے لیے آپ ﷺ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو گروہ ہو رہے ہو۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کر دیا ہے۔کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔اسے آپ ہدایت دے دیں۔اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔اس کے لیے آپ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

سورہ نساء آیات 60 تا 61 پارہ 5

کیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتارا گیا تھا۔مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جائیں۔حالانکہ انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ طاغوت کا کفر کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں گمراہ کر کے بہت دور لے جائے۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ۔جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف آؤ۔تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو لوگ ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔اور دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتارا گیا تھا۔مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جائیں۔یعنی ان کے مسائل کوئی اور حل کریگا۔حالانکہ انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ طاغوت کا کفر کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں گمراہ کر کے بہت دور لے جائے۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ۔جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف آؤ۔تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

تمام منافق جو ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں۔مگر اپنے فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔یعنی یہ لوگ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں ان کے مسائل کا حل نہیں ہے ان لوگوں کو جب رسول ﷺ اور قرآن پاک کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو اس طرف نہیں آتے۔یعنی رسول ﷺ جو قرآن پاک لائے ہیں۔رسول ﷺ کے بجائے طاغوت پر یقین رکھتے ہیں۔اس لیے منافقوں کو قرآن پاک میں اس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔اسی طریقے پر مریم اور فرعون کی بیوی بھی ایمان لائی تھی۔اسی طرح منافق ایمان لائے مگر طاغوت یعنی نام نہاد مفسر یا فرقے انہوں نے قرآن پاک کے مقابلے میں انہوں نے قبول کر لیے۔اس طرح منافق بن گئے۔

سورہ آیت 113 تا 114 توبہ

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہو گیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہورہی ہے یعنی منافق لوگ جنھوں فرقہ بنالیا تھا انہیں مشرک کہا جارہا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والے مشرک اور ابراہیمؑ کے والد جو بتوں کی پوجا کرتا تھا۔ دونوں کا گناہ برابر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا۔

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ پھر جب انہیں معلوم ہوگیا۔ کہ وہ اللہ تعالی کا دشمن ہے۔ تو وہ اس سے بیزار ہوگیا۔ واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

سورہ نساء آیات 144 تا 147 پارہ 5

اے ایمان والو تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالی کے لیے اپنے خلاف واضح دلیل بنالو۔ بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں گے۔

مگر ان میں سے جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالی کے لیے دین کو خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ عنقریب مومنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کے کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا شاکر علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں کافر اور منافق اُن لوگوں کو کہا گیا ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں یعنی فرقہ بنا لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔ تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے خلاف واضح دلیل بنالو۔ بیشک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں گے۔ مگر ان میں سے جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے دین کو خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ عنقریب مومنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تم کو عذاب دے کے کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا شاکر علم والا ہے۔

سورہ فتح آیات 4 تا 7 پارہ 26

اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے گا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ منافق مرسوں اور منافق عورتوں اوا ار مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ ان پر براوقت آنے والا ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔ اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں

میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے گا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ منافق مرسوں اور منافق عورتوں اوا ار مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔ یعنی فرقہ پرستوں کو جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ ان پر براوقت آنے والا ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔ اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ برے کام کا حکم کرتے ہیں۔ اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو

بھول گئے ۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔ بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں ۔
اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وہی ان کے لیے کافی ہے ۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۔ اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے ۔ اُن لوگوں کی طرح جوان سے پہلے تھے ۔ اور تم سے قوت میں زیادہ تھے ۔ مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے ۔ پس انہوں نے اپنا دنیاوی فائدہ اٹھایا ۔ اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا ۔ اور تم بھی مشغول ہو گئے ۔ جس طرح وہ ہو گئے تھے ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے ۔ اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں ۔
کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں ۔ اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں ۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا ۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ۔
اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں ۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں ۔ اور برائی سے روکتے ہیں ۔ اور نماز قائم کرتے ہیں ۔ اور زکواۃ دیتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے ۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔
اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ۔
اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے ۔ اور ان پر سختی کیجیے ۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی ۔ اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے ۔ اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے ۔ اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں ۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا ۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا ۔ اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا ۔
اور ان میں سے بعض وہ ہیں ۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے ۔ اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے ۔
پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ۔ تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اور وہ پھر گئے ۔ اور وہ پھرنے والے ہی تھے ۔
پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے ۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے ۔
۔ کیا وہ نہیں جانتے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے راز اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے ۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔
یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں ۔ ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا ۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے ۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا ۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات ۔
آپ نے دیکھا ۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے ۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے ۔ یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے ۔

سورہ ہود ۔ آیات 17 تا 24 پارہ 12

پھر کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور ایک گواہ اُس کی طرف سے سنائے ۔ اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب امام اور رحمت تھی یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس کی نافرمانی کریں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے پس آپ اس کی طرف سے کسی شک میں نہ رہیں ۔
بیشک یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا سنو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے

سے روکتے ہیں اوراس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی منکر ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہوگا ان کو دوگنا عذاب ہوگا کیونکہ نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے ان سے گم ہوگے لازمی ہے۔ وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے جھکے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے کیا تم اس مثال سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے اور دوسرے فرقوں کے لوگوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی واضح دلیل پر قائم ہیں۔ یعنی قرآن پاک پر قائم ہیں اور ایک گواہ یعنی رسول ﷺ نے پڑھ کر سنایا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان پر لعنت کی گئی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا ولی نہیں ہوگا۔ یہ لوگ آخرت سے اس طرح منکر ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بہت سے مددگار اور دوست بنا رکھے ہیں قرآن پاک میں عیب تلاش کرنے والوں کیلئے دگنا عذاب ہے۔ یہ اندھے اور بہرے ہیں یہ نہ کچھ سن سکتے ہیں اور نہ انہیں قرآن میں کچھ نظر آتا ہے اور قیامت والے دن رسول ﷺ ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بنائے۔ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے تھے اور قرآن پاک کی بات سننا انہیں گوارہ ہی نہ تھا۔ لازماً یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کے اعمال صالح ہیں کیونکہ قرآن پاک کے عین مطابق ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق ہیں ان کیلئے جنتیں ہیں اور یہ آنکھوں والے لوگ ہیں سننے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے جنتوں کا اعلان کررہے ہیں۔

سورہ نساء۔ آیات 163 تا 170۔ پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیلؑ، اسحٰق، یعقوب اور اس کی اولاد، اور عیسیٰ اور ایوب، یونس اور ہارون، سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں

سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔ تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کررہے ہیں۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام۔ جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تاکہ قیامت والے دن لوگ اعتراض نہ کرسکیں کوئی دلیل پیش نہ کرسکیں۔ کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔ باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔

آیت کے الفاظ نوٹ کریں۔جنہوں نے کفر کیا ۔اور ظلم کیا۔اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں۔یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں۔یاد رہے کہ کافر کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں۔جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں۔جو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا انہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے۔تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔

❖ سورہ اعراف۔آیات 40 تا 45۔پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اسطرح نہیں جاسکتے جس طرح اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزر سکتا اور ہم مجرموں کو ایسے سزا دیا کرتے ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور ہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان جنت والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ کینہ ہوگا تو ہم اسے نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف تو اللہ کیلئے ہی ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پاسکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے اور جنت والے دوزخیوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے جو ہم سے ہمارے پروردگار نے کئے تھے کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے تم نے انہیں سچا پایا وہ جواب دیں گے ''ہاں'' پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں عیب پیدا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایمان والے لوگوں کو اور ظالم لوگوں کو۔اور ان کی وہ گفتگو دکھائی گئی ہے جو وہ آپس میں قیامت والے دن کریں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے

کافر کا مطلب اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ دوزخ میں وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے ایسے ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں اور قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے منکر اس طرح ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طرح نہیں مانتے بلکہ مختلف قسم کی کہانیاں بنا بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں اس قسم کی سفارش اور شفاعت کی کوئی آیات نہیں ہیں۔اور قیامت والے دن ایمان والے کہیں گے۔تعریف تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پاسکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

یاد رہے کہ سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کافر یعنی فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ ایمان والے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔

یادرہے کہ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔

سورہ اٰل عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمدﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ محمدﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں ۔ پھر کیا اگر آپﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکےگا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ااور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔اور یہی لوگ غافل ہیں۔کچھ شک نہیں۔کہ یہ لوگ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔جو انسان ایمان والا ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں ۔اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ کرنا چاہوں گی۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ میں نے رسولﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ

رسولﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسولﷺ کو معجزے نہیں دیے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور ایسے معجزے رسولﷺ کیساتھ منسوب کیے۔جن میں روزانہ اضعافہ ہورہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اور اس طرح نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔وہ کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے۔مشرک ہے ظالم ہے۔اللہ اور اس کے رسولﷺ کو جھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کو جھٹلانے والا ہے۔اور دوزخی ہے۔

اگر آپ نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے تو آپ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسولﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی

اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کر رہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اور اللہ اور اس کے رسول کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہادوں کو جھٹلائیں گے۔جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے فرقے کے مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اپنے سچے رب اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دے گا۔اور ان کی حالت درست کر دے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

سورہ المائدہ۔آیات 35 تا 37۔پارہ 6

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس جتنی اور بھی ہوں تاکہ وہ یہ مال فدیہ میں دے کر قیامت کے عذاب سے جان چھڑا لیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہاں سے نکل نہ سکیں گے اور ان کیلئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں۔مثلاً قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔تاکہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس کے لیے پیسہ خرچ کرنا۔اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی اور جو قرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی کفر کریں یعنی فرقے بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کریں اور اپنے فرقے کے لیے جہاد کریں۔قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر سکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جا سکیں گے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آ جائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلئے باقی رہے۔اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں ۔یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ کا فرقہ والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں اور دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے یعنی قرآن پاک کا راج ہو

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کرر کھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جوان کا نا نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔ کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب لوگ اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو گمراہ ہیں۔نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العامین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے ۔کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنادے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردے گا۔اور اگر باز نہ آئیں۔تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔

اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے نام نہاد مفسروں کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔

سورہ ابراہیم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتارا۔وہ ''جہنم'' میں وہ داخل ہوں گے اور وہ براٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک ٹھہرائے۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں۔آپ ﷺ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھا لو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں کفر کرنے والوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔کہ انہوں نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اس طرح اپنی قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کردیا یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ۔اور وہ بہت براٹھکانہ ہے۔۔فرقہ پرست کفر یعنی فرقہ پرستی کی آڑ میں قرآن پاک بدل ڈالتے ہیں۔یعنی فرقے کی خاطر قرآن بدل دیا۔

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔یعنی ان فرقہ پرستوں کے خدا نام نہاد مفسر ہوتے ہیں۔یعنی تفسیر کی آڑ میں قرآن بدل دیتے ہیں۔اس طرح یہ لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ان تمام فرقہ پرستوں کے نام رسول ﷺ کا جواب ہے۔کہ کچھ فائدہ اٹھا لو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

فرقہ بنانے والوں کو قرآن پاک میں کافر کہا گیا اور مشرک کہا گیا ہے۔یہی لوگ جہنمی ہیں۔

خواتین وحضرات

زرا قرآن پاک کی اصل عبارت اور فرقوں کی تشریح دیکھیں۔قرآن کے بلکل متضاد ہوتی ہے۔

سورہ فرقان۔آیات 25 تا 31۔پارہ 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگا تار اُتارا جائے گا۔اس دن حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک میرے پاس آجانے کے بعد گمراہ کردیا۔اورشیطان تو انسان کو ذلیل کرنے والا ہے رسول ﷺ کہیں گے۔اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت کا دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑا سخت ہوگا۔وہ ظالم اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا۔ کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔اس نے تو قرآن پاک آنے کے بعد مجھے گمراہ کردیا۔یعنی قرآن پاک سے بےخبر کردیا۔رسول ﷺ گواہی دیں گے۔کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک کو ترک کردیا تھا یعنی چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کررکھا ہے یا لوگوں نے آپ کو نصیحت سے بےخبر کررکھا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے مجرم فرقہ پرست رسول ﷺ کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتے۔اور یہ مجرم عجیب عجیب طرح سے اطیع الرسول کی آڑ میں ہم سے رسول ﷺ کا راستہ گم کردیتے ہیں قرآن پاک میں بار بار غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائیں گے۔ اور رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑا ہوا تھا اور ہم رسول ﷺ کے مجرم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں۔ آئیں رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کریں۔اور قرآن پاک کے معاملے میں کسی دوست کی نہ مانیں اور جو نصیحت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔اسے کھولیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق کریں۔یادرہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام فرقان بھی ہے۔یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ہماری ہدایت یعنی رہنمائی کرنے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان

کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالی سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔جبکہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتا ہے تاکہ بغیر علم والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قران پاک سے گمراہ کردے۔اور اس کا مذاق اڑائے یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے کہ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے انسان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجئے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے کیلئے فضول حدیث خریدتے ہیں اس کام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کیا جائے اور قرآن پاک کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ غرور تکبر سے ایسا رویہ اختیار کرلیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہوں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجئے۔جبکہ ایمان والوں کے لیے نعمتوں والے باغ ہیں۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔اور وہ زبرست حکمت والا ہے۔

سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں اور وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے بلاشبہ وہ ان کو راستے یعنی قرآن سے روکتا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو کتنا برا ساتھی ہے جب تم دنیا میں ظلم کررہے تھے تو آج ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں پھر اگر ہم آپ ﷺ کو اس دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور انتقام لیں گے یا ہم آپ ﷺ کو وہ عذاب دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کررکھا ہے تو بے شک ہم ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں پس آپ ﷺ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کیلے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کی۔تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ شیطان یعنی نام نہاد مفسر لگادیے جو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے اس گھٹیا حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ اس انسان کے ساتھ ایک شیطان کردیتے ہیں جو اسے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ایسے لوگ قیامت والے دن آرزو کریں گے کہ کاش ان کے اور شیطان کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن ایسی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔کیونکہ دنیا میں تو قرآن پاک سے ان لوگوں نے غفلت اختیار کررکھی تھی اور فرقہ پرستوں کے ساتھی بنے ہوئے تھے۔اور اس طرح ظلم یعنی اللہ

خواتین وحضرات!

آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ ہم قرآن پاک کی تعلیمات سے صرف ان لوگوں کی وجہ سے دور ہیں جنہوں نے اسلام کا روپ دھار کر ہمیں قرآن پاک سے دور کر رکھا ہے اور اپنے اپنے فرقے کو مضبوط بنانے کیلئے تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دے رہے ہیں اور ہم سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے۔

سورہ انعام۔آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک۔ پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کر دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا یہ تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پر واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔ کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال صالح اعمال ہیں اور ہمیں فرقہ بنانے

سے منع کیا گیا۔ اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے۔

سورہ نحل۔آیات 123 تا 125۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقے کی اطاعت کیجئے جو (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو کر رہنے والا) یکسو تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا

ہفتے کے دن کی تعظیم تو صرف انہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ ﷺ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے آپ ﷺ اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی اطاعت کا حکم دیا گیا یعنی ایک رب کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا۔ پھر موسیٰؑ کی قوم کی بات ہورہی ہے۔ ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ آپ اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجیے اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو اور اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہی خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو ہدایت پانے والے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 114 تا 117۔ پارہ 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک کتاب تفصیل سے نازل فرمائی اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور آپ کے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے اگر آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں گے اور وہ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو اس کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خطاب فرما رہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاکم بناؤں یعنی منصف بناؤں، یعنی جو میرے فیصلے کرے حالانکہ وہ ہمدرد رب العالمین ایک تفصیل سے کتاب نازل کرتا ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا آپ قرآن پاک کے بارے میں ذرا بھی شک نہ کریں اللہ تعالیٰ کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہوتی ہیں یعنی جو قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ہے اس میں کوئی ردّ و بدل نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی قرآن پاک چھوڑ کر لوگوں کی اطاعت کی تو وہ تمہیں قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے اور وہ لوگ صرف خیالی باتیں کرتے ہیں اصلی باتیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو خوب جانتا ہے کہ کون قرآن پاک پر ہے اور کون قرآن پاک سے گمراہ ہے۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 45 تا 48۔ پارہ 15

اور جب آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگیں تو ہم آپ ﷺ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایک خفیہ پردہ حائل کردیتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے دلوں پر پردہ چڑھا دیا ہے کہ وہ اس قرآن پاک کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور جب آپ قرآن پاک میں اپنے اکیلئے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ کس بات کیلئے کان لگاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں جو وہ سرگوشی کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے

ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے اور دیکھئے آپ کیلئے کیسی کیسی باتیں بیان کررہے ہیں یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں کہ اب وہ راستہ نہیں پاسکتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں گمراہ کا مطلب ہے جو اپنے راستے سے بے خبر ہو جائے۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں اور وہ کبھی راستہ نہیں پاسکتے کیونکہ جب نبی ﷺ قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کی باتیں سناتے ہیں تو لوگ نفرت سے بھاگ جاتے ہیں اور یہ ظالم نبی ﷺ کے بارے میں لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے انسان کی اطاعت کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کے لئے اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں ان لوگوں سے اس طرح راستہ گم ہو چکا ہے کہ اب وہ راستہ نہیں پاسکتے۔

آپ نے دیکھا کہ لوگوں کو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر گوارہ نہیں تھا۔ جب آپ ﷺ قرآن پاک میں اپنے اکیلئے پروردگار کا ذکر کرتے تھے تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے تھے۔ آج بھی لوگوں کا یہی رویہ ہے۔ کوئی توحید کی بات کرے یا قرآن پاک کی بات کرے۔ تو لوگ یعنی فرقہ پرستوں کا بلکل یہی رویہ ہوتا ہے۔

سورہ احزاب۔ آیات 64 تا 68۔ پارہ 22

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے دہکتی ہوئی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست ولی اور مددگار نہ پائیں گے جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی پس انہوں نے ہمیں راستے سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافر یعنی فرقہ پرستوں کے جب چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی کیونکہ جن کی اطاعت ہم نے کی انہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیا اے اللہ ان کو ڈبل عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔ آپ نے دیکھا کہ اطیع اللہ واطیع الرسول راستے یعنی قرآن پاک کو کہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔ جیسے انہوں اس ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔ اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے واقعی ہمارے رسول سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کر سکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تاکہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے ۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ 6

وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے اور اور صالح عمل کرتے رہے۔ ۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ اور قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کیے۔ تو یہ صالح اعمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔ اور بہت بڑا اجر دے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ یعنی فرقے بنائے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

پھر جولوگ ایمان اور صالح عمل کرتے رہے۔۔تو اللہ تعالی انہیں پوراپورا اجر دے گا۔اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا۔ اورغرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا۔اور اللہ تعالی کے سوا کسی کو ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جولوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو یہی صالح اعمال ہیں۔اللہ تعالی انہیں پوراپورا اجر دے گا۔بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے۔یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔جو ہم نے آپؐ کی طرف نازل کی ہے۔تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کردیں گے۔ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کردیں گے۔قرآن پر ایمان لانے والے پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کردیں گے۔یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپؐ کی طرف نازل کی ہے۔تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ مرسلات آیات 49 تا 50 پارہ 29

تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہوسکتا ہے جس پر ایمان لائیں۔ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔جس کو سچ سمجھیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔کہتا ہے میں ڈھیروں مال خرچ کرڈالا۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے۔اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھادیئے۔مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہوں۔یہ لوگ دائیں بازو والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا۔وہ بائیں بازو والے ہیں۔ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہوگی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرنے والے لوگ دائیں بازو والے لوگ ہیں۔یعنی ان کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔جبکہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرست بائیں بازو والے ہیں۔جن پر آگ چھائی ہوگی۔

سورہ النسآء آیت 47 پارہ 5

آؤ۔اس وقت سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل بست والوں پر کی تھی۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔ یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالی کا عذاب آجائے۔ جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔ یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

آپؐ اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں۔ آپؐ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ آپ ﷺ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپؐ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کر لے۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ تو یقیناً ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہو گا ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب بدلہ ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالی پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ ان آیات میں ایمان والوں اور ظالم دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو سچ ماننے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔ اور قرآن پاک کو سچ نہ ماننے والوں کے لئے سزائیں ہیں۔ آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نافرمانی کر لے۔

آیت 108 تا 109 پارہ 11

اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین و حضرات!

یہ رسول ﷺ کا قرآن پاک کے بارے میں ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے پہلی مثال میں قرآن پاک کو سچ کے نام سے پکارا اور دوسری مثال میں وحی کے نام سے پکارا۔

- سورہ نمل آیت 91 کا آخری حصہ تا 92 پارہ 20

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو ہدایت پر آتا ہے۔تو بیشک وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت پر آتا ہے۔اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ قیامت تک آنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو ہدایت پر آتا ہے۔تو بیشک وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت پر آتا ہے۔اور جو گمراہ رہا تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

- سورہ زخرف آیات 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔یعنی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔

- سورہ یونس آیت 101 پارہ 11

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غور کرو۔اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آ سکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے نافرمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔

- سورہ اعراف آیت 27 کا آخری حصہ پارہ 8

بیشک ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جولوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں سمجھتے اوران کی اطاعت نہیں کرتے ۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ولی شیطان بنا دیتا ہے۔دوست شیطان بنا دیتا ہے۔ولی کا مطلب دوست ۔سرپرست ۔مددگار۔

یہ قرآن رسول ﷺ کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ سوارہ الحاقہ کی آیت 40 میں فرماتے ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔یہ نام نہاد مفسر نہ صرف اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ بلکہ رسول ﷺ کو بھی جھٹلاتے ہیں۔یہ قرآن رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو مردوں بہروں اوراندھوں پر اثر نہیں کرتی۔

سورہ روم ۔آیات 58 تا 59 ۔پارہ 21

اے نبی ﷺ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ ﷺ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔پھر مسلم بن جاتے ہیں۔یعنی پھر وہ فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مردہ، بہرہ اوراندھا اسے کہہ رہے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ صرف اسے زندہ کانوں والا اور آنکھوں والا سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنتے ہیں پھر اس کو مانتے ہیں اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم مسلمان ہیں؟ مسلمان کا مطلب ہے فرمانبردار۔کیا ہم جب اللہ تعالیٰ کی آیت پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر اس کو مانتے ہیں اور پھر اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچا مانتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو مسلمان ہیں ورنہ ہم ھی مردہ ہیں ہم بھی اندھے ہیں ہم ہی بہرے ہیں اور بھاگے جارہے ہیں اوراندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔اوررسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔

سورہ فاطر ۔آیات 18 تا 26 ۔پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اے نبی ﷺ تم صرف انہی لوگوں کو خبردار کرسکتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنی ہی بھلائی کیلئے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنوا تا ہے مگر اے نبی تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں تم بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن

ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اس کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔اور جولوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے ۔جیسا کے اللہ تعالیٰ نے سوہ آل عمرآن کی آیت 164 میں فرمایا ہے۔کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اوراور گمراہی سے نکالا۔اور پاک کیا۔

خواتین وحضرات

سنتے۔رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو۔اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔مرے ہوئے لوگ ہیں۔جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

بھلا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپ ؐ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہو بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتا وہ اندھا ہے کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 59 تا 61۔پارہ نمبر 6

اے کتاب والو! تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔آپ ؐ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان

پر غضب نازل کیا۔اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنھوں نے طاغوت کی غلامی کی۔انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔جب وہ نبیؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ غلامی اپنے نام نہاد مفسر کی کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور

یعنی سورہ فاتحہ میں جن پر غضب کیا گیا ہے۔ان میں فرقہ پرست لوگ شامل ہیں۔کیونکہ ایمان ایمان کہہ دینے سے ایمان ان کی جھولی میں آ کرتو نہیں گر جائے گا۔

سورہ حج۔آیت 56 تا57۔پارہ نمبر17

حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قیامت والے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگئی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو مانا ہوگا۔اوراس کی اطاعت کی ہوگئی یعنی ایمان والے ہوں گے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان لوگوں کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔کفر کرنیوالا قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کہا گیا ہے۔ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔اللہ تعالیٰ کی آیات سے ذراسی بھی میچ نہیں کرتی۔اللہ تعالیٰ مشرق کی بات کریگا تو یہ مغرب کی بات کریں گے ہر فرقہ کوئی اپنی نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی داستان سنا رہا ہوتا ہے۔ان فرقہ پرستوں کا خدا گویا مفسر ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کہے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھے بغیر اپنے مفسر کی بتائی ہوئی دو چار دلیلیں سنا دیں گے۔کہ ان کے پاس تو ہر قسم کا علم تھا۔یعنی اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیں گے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔اور اسطرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔حالانکہ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ آج جس فرقہ کی اطاعت کر رہے اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے توبہ تائب ہو جائیں کیونکہ قیامت والے دن فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے ہمارا فیصلہ بھی اور ان فرقہ بنانے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سن لیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے عذاب میں ذلیل وخوار ہونگے جبکہ ماننے والے جنت کے باغوں میں ہونگے۔

سورہ مجادلہ۔آیت5۔پارہ28

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی بات ہورہی ہے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں کے لیے کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرنے والا ہے اطاعت کرنے والا نہیں ہے۔حالانکہ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔ان فرقہ پرستوں کی تفسیر قرآن پاک سے میچ کریں۔دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائیگا۔ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔یعنی رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن میں غور ہی نہیں کرتا۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔حالانکہ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ مجادلہ آیات14 تا16۔پارہ28

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی لگاتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے یہ نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ ان کے ساتھ ہیں وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ بہت برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان لوگوں کی بات ہورہی ہے جوان لوگوں سے دوستی کرتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے۔یعنی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تھا۔چونکہ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ان فرقہ پرستوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کیا۔انہوں نے بھی اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ان کا مال ان کی اولاد ان کے ہرگز کام نہ آئے گی یہ لوگ دوزخ والے ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

سورہ انعام۔آیات 48 تا 51۔پارہ نمبر 7

اور ہم تو رسولوں کو لوگوں کے لیے بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں انہیں نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

آپ ﷺ کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے آپ ﷺ کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں تم اس وحی کے ذریعے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو اس کے خوف سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی ان کا حامی اور مددگار نہ ہوگا یا ان کی سفارش کرنے والا تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بتا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے دوٹوک بات واضح کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ماننے والے آنکھوں والے ہوتے ہیں پیغمبر جس وحی کا پیغام پہنچاتے ہیں اس کی خود بھی اطاعت کرتے ہیں

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ نمبر 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے آپ کے دل میں گھٹن نہیں ہونا چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے سوا کسی ولی کی اطاعت سے منع کیا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا

عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔یعنی یہ پرہیزگار لوگ ہدایت پر ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے

۔اورلوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں اُن کے لیے برابر ہے ۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اورلوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

اورلوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دوتوتین کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔یہ فرقہ پرست منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔حالانکہ وہ تو قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔انہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا ہوتا تو فرقے کیوں بناتے ۔اس طرح فرقے پرست ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ کے مطابق نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں

نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کر کے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم آپ ﷺ تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان کے اختلافات ان پر واضح کر دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کر دیں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ

تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا ہوا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

❁ سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔اور تمھیں کیا معلوم ہے۔کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں۔تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔او ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے۔جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔اور ہر چیز اُن کے سامنے لاکر جمع کر دیتے۔تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیطان پیدا کیے۔جو انسان اور جن تھے۔اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔اور آپ کا رب چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کرسکتے۔پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔اس طرح شیطان انسان اور جن دونوں ہو سکتے ہیں۔جو ہر نبی کے دشمن ہیں۔اب جو قرآن پاک کی بات کو نہیں مانتا۔وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔اور شیطان ہیں۔

❁ سورہ مومن آیت 4 پارہ 24

اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں۔جو کافر ہیں۔آپ کو ان کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔بس یہی کافر ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں ان کا شہروں میں ٹھاٹ باٹھ سے چلنا کہیں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

❁ **سورۃ النسا۔آیت 40 تا 42۔پارہ نمبر 5**

بیشک اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کردے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ؐ کو سب پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا۔اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش

زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبرؐ لائیں گے ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی یہ ہے کہ کفر اختیار کیا جائے یعنی فرقہ پرستی۔

❁ **سورہ البقرہ۔آیات 159 تا 162۔پارہ نمبر 2**

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنھوں نے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا ہوں اور رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے گا البتہ جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے۔یعنی فرقے بنائے اور فرقوں کی حالت میں مر گئے۔یہی لوگ ہیں۔اِن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

- سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔اُس کے لیے بھلائی ہے۔اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

- سورہ شوریٰ آیت 26 پارہ 25

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں کے لے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف اُن کو قبول کرتا ہے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور نافرمانوں کے لے سخت عذاب ہے۔

- سورہ مومن آیات 69 تا 72 پارہ 24

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔یہ کہاں سے پھرا دیے جاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا۔بس وہ جلد ہی جان لیں گے۔جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔وہ کیوں بہک جاتے ہیں۔کہاں سے بہکا دیے جاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔وہ اپنے انجام کو جلد جان لیں گے۔جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔

- سورہ مومن آیات 2 تا 6 پارہ 24

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔جو غالب علم والا ہے۔گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا اور بڑے فضل والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔اللہ تعالیٰ کی آیات میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں۔جو کافر ہیں۔آپ کو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔ان سے پہلے نوح کی قوم جھٹلا چکی ہے۔اور ان کے بعد امتیں بھی۔اور ہر ایک اُمت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔اور جھوٹ سے جھگڑے کیے۔تا کہ اس سے سچ کو ناکام بنا دے۔اور آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میری سزا کیسی سخت تھی۔اور اس طرح آپ کے رب کی بات اُن لوگوں پر سچی ثابت ہوگئی۔جنہوں نے کفر کیا ہے کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست۔ایسے ہی لوگ پہلے نوح ؑ کو جھٹلا چکی ہے۔اور اس کے بعد دوسری قومیں بھی جھٹلا چکی ہیں۔ ہر قوم نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔اور جھوٹی باتوں سے اللہ تعالیٰ کے سچ کا مقابلہ کیا۔تا کہ سچ کو ناکام بنائیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کیسی تھی۔کافروں پر یعنی فرقہ پرستوں پر اللہ تعالیٰ کی بات سچی ثابت ہوئی۔کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

اگر ہم اوپر دی گئی سورہ مومن کی تمام آیات میں غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو جھٹلانا رسول کو جھٹلانا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں۔اور یہ تکبر والے لوگ ہوتے ہیں۔اور رسول کے درپے ہوتے ہیں۔اس کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔جھوٹی باتوں سے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مقابلہ کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔

سورہ انفال آیات 52 تا55 پارہ10

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔اور ان لوگوں کی طرح ہے۔جو ان سے پہلے تھے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا تھا۔تو اللہ تعالیٰ یقیناً بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اسنے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ ہرگز نہیں بدلتا۔جب تک کہ وہ قوم اپنے دلوں کو نہ بدل دیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔یا۔پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کردیا۔ اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔اور وہ سب ظالم تھے۔ بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔جنہوں نے کفر کیا۔بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ظالم وہ سب نافرمان ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔چاہے وہ ہم ہوں یا فرعون کی قوم ہو۔ہم سب ظالم ہیں۔فرعون کی قوم ہیں۔وہ بدترین جانور ہیں۔جو کبھی ایمان نہیں لاتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے۔اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

سورہ البقرہ آیت211 تا 212پارہ 2

بنی اسرائیل سے پوچھیے۔کہ ہم نے ان کو کس قدر واضح دلائل دیے تھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے۔تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اور وہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بے حساب رزق دیتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ۔کہ بنی اسرائیل کو کتنے واضح دلائل دیے تھے۔مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدل دیا۔یعنی تورات کو بدل دیا تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اور وہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بے حساب رزق دیتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات116 تا117 پارہ4

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ہے ۔ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہیں آئے گی۔اور یہی جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ اس دنیا کی زندگی میں اپنا جو مال خرچ کرتے ہیں۔اس کی مثال اس اندھی جیسی ہے۔جس میں شدید سردی ہو۔وہ ایسے لوگوں کی کھیتی تک جا پہنچی ہو۔جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو۔اور وہ خود کو تباہ و برباد کرلے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ۔کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہیں آئے گی ۔اور یہی جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ جو اس دنیا کی زندگی میں اپنا جو مال خرچ کرتے ہیں۔اس کی مثال اس اندھی جیسی ہے۔جس میں شدید سردی ہو۔وہ ایسے لوگوں کی کھیتی تک جا پہنچی ہو۔جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو۔اور وہ خود کو تباہ و برباد کرلے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔انہوں نے دنیا میں جو خرچ کیا یعنی انہوں نے سخت سردی والی آندھی کمائی اور سخت سردی والی آندھی نے ان کے کھیت تباہ کر دیے فرقہ پرست جو خرچ کرتے ہیں وہ سخت سردی والی

آندھی کما رہے ہیں۔ کیونکہ یہ قرآن پاک کی مخالفت پر مبنی کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دشمنی پر مبنی کام کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ ابرہیم آیت 18 پارہ 13

اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ اس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پاسکیں جو وہ کرتے رہے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ جن لوگون نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں ۔ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ اس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پاسکیں گے۔ جو وہ کرتے رہے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ یعنی ان کے اعمال کا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

جب آپ فرقہ پرستوں کی مختلف تفسیریں پڑھیں گے۔ تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ کہ تفسیر کی آڑ میں ہر فرقے نے کس طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ہے۔ ہر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان باتوں میں غور ہی نہیں کرتا۔ اور نام نہاد مفسر کی کہانیوں میں الجھا رہتا ہے۔ اس فرق کا آپ کو تب پتہ چلے گا جب آپ مختلف قسم کی تفسیریں پڑھیں گے۔ ہر ایک کا نام نہاد مفسر الگ کہانی سناتا ہے۔ الگ تاریخ بیان کرتا ہے۔ اس طرح پورے قرآن پاک کی آیات کے ساتھ نام نہاد مفسر کفر کرتے ہیں۔ ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جس پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ اس میں سے وہ کچھ بھی نہ پاسکیں گے۔ جو وہ کرتے رہے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ اور جو لوگ ان کی اطاعت کریں گے۔ اُن کے اعمال بھی راکھ کی طرح ہوں گے۔ یعنی ان نام نہاد مفسروں کی طرح ہی ہوں گے۔

سورہ مریم آیات 75 تا 87 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ جو گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ رحمٰن اسے ایک مدت تک مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب کو دیکھ لیں گے۔ یا قیامت کو تو انہیں معلوم ہوجائے گا۔ کہ مکان کے لحاظ سے کون زیادہ بری حالت میں ہے۔ اور کس کا لشکر کمزور ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔ جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی انہیں ہدایت میں۔ اور صالح اعمال باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا ہے۔ وہ جس نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا وہ غیب کو جھانک کر دیکھتا ہے۔ یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔ ہرگز نہیں جو وہ کہتا ہے۔ ہم اسے لکھ لیں گے۔ اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ اور ہم وارث ہوں گے۔ اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لیے۔ تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔ اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ بے شک ہم نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔ تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔ پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔ بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔

جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔ مگر جس نے رحمان سے اجازت لی ہوگی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ پہلی قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو گمراہ ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اور یہ کافر لوگ فرقہ پرست ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود بنالیا۔

تاکہ وہ ان کے لیے عزت کا باعث ہوں۔ ہرگز نہیں وہ جلد ہی ان کی غلامی سے انکار کریں گے۔ اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شیطان کافروں پر چھوڑ رکھے ہیں۔ تاکہ وہ انہیں اُکساتے رہیں۔ پس آپ ﷺ ان پر جلدی نہ کریں۔ بے شک ہم ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو پرہیزگار ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمان کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے

خواتین وحضرات۔

صرف ایک آیت سے پرہیزگاروں کودکھانا چاہوں گی۔تاکہ آپ جان لیں کہ جنت کن لوگوں کے قریب کی جائے گی۔

سورہ زمر آیات32 تا36 پارہ24

پھراُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جواللہ تعالی پرجھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تواسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کرآیا۔اورجنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تاکہ اللہ تعالی ان کے برے کام جوانہوں نے کیئے ان سے دور کردے۔اوران کے بہترین اعمال کا ان کوبہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالی جس کوگمراہ کردے۔اس کوکوئی ہدایت دینے والانہیں ہے۔اور جس کواللہ تعالی ہدایت دے اس کوکوئی گمراہ کرنے والانہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ پرہیزگاراور ظالم یعنی کافریعنی فرقہ پرست کودکھارہے ہیں ۔

آپ نے دیکھا کہ جوقرآن پاک کوسچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کوبہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جوبرے کام کیئے۔اللہ تعالی معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

پھراُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جواللہ تعالی پرجھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تواسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جوقرآن پاک کوسچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کوبہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور جوبرے کام کیئے۔اللہ تعالی معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔جولوگ قرآن پاک کوسچ سمجھنے والے ہیں اوراس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔اللہ تعالی ان کے گناہ معاف کردے گااور وہ جوچاہیں گے ان کوملے گا۔یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

قرآن پاک کی اطاعت ہی پرہیزگاری ہے۔قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنا ہی پرہیزگاری ہے۔

فرقہ پرستوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم

سورہ انعام آیت159 پارہ8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اورگروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کوخود بتائے گا۔کہ وہ کیا کرر ہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں

سورہ آل عمرآن آیات126 تا129 پارہ4

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ایک حصے کوہلاک کردے۔جنہوں نے کفرکیا ہے۔یاانہیں زلیل کردے۔پھروہ ناکام ہوکرلوٹ جائیں۔

آپ ﷺ کواس حکم میں کوئی دخل نہیں۔چاہے اللہ تعالیٰ ان کومعاف کرے یاانہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اوراللہ تعالیٰ کا ہے جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کردیتا ہےاور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ بخشنے والا اورمہربان ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جن لوگوں نے کفرکیا ہے یعنی فرقے بنائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے ایک حصے کو ہلاک کر دے۔ یا انہیں زلیل کر دے۔ پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔

آپ ﷺ کو اس حکم میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورہ فرقان آیات 55 تا 57

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی غلامی کرتے ہیں۔ جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر کمر بستہ ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو خوش خبری دینے ولا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی غلامی کرتے ہیں۔ جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ اور کافر تو اپنے رب کی مخالفت پر کمر بستہ ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو خوش خبری دینے ولا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مگر صرف یہ کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ زرا ان کی تفسیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی باتیں میچ کریں۔ انہوں نے کس کس طرح بہانوں بہانوں سے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے۔ زرا تفسیر کو میچ کر کے دیکھیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی آیات کی مخالفت میں کیا جائے وہ تفسیر ہوتی ہے یا تشریح ہوتی ہے۔ یا دشمنی ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کو یہ فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ اس طرح نام نہاد مفسر اور ان کے چیلے اللہ تعالیٰ کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔

خواتین وحضرات

زرا ان فرقہ پرستوں کے سامنے اتنا سا کہہ دیں۔ کہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ ہر بات کی تفصیل موجود ہے۔ پھر دیکھیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔ پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔ مگر ہم معلوم کر لیں۔ اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت الگ کر دیں۔ جو اس میں شک کرتے ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔ یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں

سورہ توبہ آیات 95 تا97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو قسمیں کھانے والے لوگوں سے چشم پوشی کی ہدایت کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں سے رسول ﷺ تو راضی ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسے نافرمان لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔ اس طرح کے دیہاتی جو کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

میرا صرف ایک سوال ہے۔ کہ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ کیا آپ اُس حدود سے واقف ہیں۔ جو رسول ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ اگر آپ بھی اس حدود سے واقف نہیں۔ تو آپ میں اور اُن دیہاتیوں میں کیا فرق ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے۔ وہ بھی تو قسمیں کھا رہے ہیں؟-------آپ کی طرح--------

سورہ ابرہیم آیات 21 تا22 پارہ 13

اور جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا۔ کہ میں نے تم کو بلایا۔ اور تم نے میرا کہا مان لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ بے شک میں انکار کرتا ہوں اس کا جو تم نے مجھے پہلے اس کا شریک بنایا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت کا بیان ہے۔ جب تمام جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے اس کے خلاف کیا۔ اور میرا تم پر اس کے سوا اور کچھ زور نہ تھا۔ کہ میں نے تم کو بلایا۔ اور تم نے میرا کہا مان لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو۔ نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ بے شک میں انکار کرتا ہوں اس کا جو تم نے مجھے پہلے اس کا شریک بنایا۔ بے شک ظالموں یعنی اللہ تعالیٰ کے

نافرمانوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ فرقان آیت 77 پارہ 19

آپ ﷺ کہہ دو۔ میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اگر تم اُس کو نہ پکارو۔ مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔ بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اگر تم اُس کو نہ پکارو۔ مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔ بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

خواتین وحضرات

اس لیے کہ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو تو مانتے ہی نہیں۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو نہ پکارتے۔ تو کوئی بات نہیں تھی۔ مگر انہوں نے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے باقاعدہ قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے قرآن پاک کی سائیڈوں میں بہت لکھا ہے یعنی بہت کالا کیا ہے

اس لیےاللہ تعالیٰ ان کونہیں چھوڑے گا۔کیونکہ فرقہ پرست تمام زندگی قرآن پاک کی مخالفت پرکام کرتے ہیں۔کوئی قرآن پاک کی طرف آنا چاہےتو کسی نہ کسی بہانے سے اُسے قرآن پاک سے دور کردیتے ہیں۔اوراپنے فرقے کی طرف لے جاتے ہیں۔

کیا یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔یا چال ہے۔کیا رسول ﷺ ان کے پاس قرآن نہیں لائے تھے۔یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کمال ہے۔کہ آج بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھا جارہاہے۔

میں تھوڑی سی نشاندہی کرنا چاہوں گی۔کہ قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔کہ میں نے قرآن پاک کوتفصیل کے ساتھ بنایا ہے۔فرقہ پرست اس بات کونہیں مانتے اوراللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرقے نہیں بنانے۔اورمرتے دم تک مسلم رہنا۔فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں فرقے بنائے۔اورمسلم نہ بنے۔اوران کا دم کسی فرقے پرہی نکلتا ہے۔جوخود ہی مسلم نہیں۔توکیا آپ ان کی اطاعت کریں گے۔قرآن پاک میں تعالیٰ نے کہا ہے۔

کہ میں نے رسول ﷺ کوغیب کا علم نہیں دیا ان فرقہ پرستوں کی تعلیمات ہی یہی ہیں۔کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم تھا۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کوجھٹلا دیا حالانکہ انہوں نے اس بات کی تحقیق ہی قرآن پاک سے نہیں کی۔کہ اللہ تعالیٰ کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ میں نے رسول ﷺ کومعجزے نہیں دیے توانہوں نے اللہ تعالیٰ کوجھٹلا دیااورایسے معجزے رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کیے۔جن میں روزانہ اضعافہ ہورہاہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا کہ رسول انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کوجھٹلا دیا کہ وہ نور ہیں۔اوراس طرح فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کوجھٹلاتا ہے۔وہ کافر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے رسول ﷺ کا دشمن ہے مجرم ہے مرتد ہے۔مشرک ہے ظالم ہے۔اللہ اوراس کے رسول ﷺ کوجھٹلانے والا ہے قرآن پاک کا نافرمان ہے۔ قرآن پاک کا باغی ہے۔قرآن پاک کوجھٹلانے والا ہے۔اوردوزخی ہے۔ اگرہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اورگمراہ رہےاورمعجزے ڈھونڈتے رہےتویہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے۔کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پرعمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔توان کواللہ تعالیٰ نے پکڑلیااور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب توبہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کوجھٹلاتے ہیں۔وہی کافر ہیں اورجولوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کوخدا بنا رکھا ہے۔اور یہ شرک کررہے ہیں۔آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کوماننا ہے۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کوماننا ہے۔اگرآپ نے نام نہاد مفسروں کی باتوں پریقین کرلیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کوجھٹلا دیا۔اگرقرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔توہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔اگرقرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔توہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔اوراللہ اوراس کے رسول کونہیں جھٹلائیں گے۔بلکہ ان نام نہاد مفسروں کوجھٹلائیں گے۔جوہماری طرح کے بےبس انسان ہیں۔یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑسکتے۔جبکہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کوجھٹلا دیا توہمارا شمارعذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا۔فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے ۔آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کوخدا بنانا ہےاسکو راضی کرنا ہے یا اپنے اکیلےاورسچے رب اوراس کے رسول ﷺ کوراضی کرنا ہے۔ایمان کا انتخاب یا کفر کا انتخاب۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دوتا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔جنہوں نے محمد ﷺ پرنازل ہونے والے کلام کوسچ سمجھااوراس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردے گا۔اوران کی حالت درست کردے گا۔جبکہ یہ نام نہاد مفسرخود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اوررسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گےسورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نےقرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔اسطرح مجرموں میں سے گناہ گاررسول ﷺ کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اواوررہنمائی کرنے کوکافی ہے۔

سورہ فاطرآیات 38 تا 42پارہ22

بےشک اللہ تعالیٰ زمین اورآسمانوں کی تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔بےشک وہ سینے کے راز جانتا ہے۔وہی ہے۔جس نے تمھیں زمین میں نائب بنایا۔پھرجوکوئی کفرکرے گا۔تو اس کے کفر کا نقصان خوداُٹھائے گااورکافروں کا کفران کےرب کے پاس ناراضگی ہی بڑھاتا ہے۔اورکافروں کا کفر ان کےنقصان میں اضعافہ ہی کرتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کیا تم نے اپنے شریکوں کودیکھا ہےجن کوتم اللہ تعالیٰ کے علاوہ چھوڑ کرپکارتے ہو۔اورمجھے دکھاؤ وہ کیا ہے۔جواُنہوں نے زمین میں سے پیدا کیا ہے۔یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے۔کہ وہ اس میں واضح دلیل رکھتے ہیں،۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کوجھوٹے وعدے دیتے ہیں۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین اورآسمانوں کوتھامے ہوئے ہے۔کہ وہ کہیں دونوں اپنی جگہ سےٹل جائیں تواس کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔وہ یقیناًتحمل والا بخشنے والا ہے۔اوراُنہوں نے بڑی پکی قسمیں کھائیں۔کہ اگراُن کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا۔توسب قوموں میں سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔پھرجب ان کے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا تواس سے ان کی بیزاری بڑھ گئی

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ وہ کہتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو شریک سمجھ کر پکارتے ہو۔ اُس نے زمین آسمان میں کیا پیدا کیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب میں واضح دلیل پاتے ہیں۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے وعدے

دیتے ہیں۔

کیا قرآن پاک میں کوئی ایسی دلیل کسی کو نظر آتی ہے۔ کہ یہ نام نہاد مفسر فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کے شریک بن سکتے ہیں۔ مجھے تو پورے قرآن پاک میں کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔

خواتین وحضرات

پھر اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کا رویہ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ کہا کہ اگر ان کے پاس کوئی خبر دار کرنے والا آیا تو وہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونگے۔ مگر جب رسول ﷺ اللہ کا پیغام لیکر خبر دار کرنے والا بن کر آیا۔ تو انہوں اس پیغام کو قبول نہ کیا۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال ہم لوگوں کا ہے۔ ہم نے رسول کے ذریعے خبر دار ہونے والی چیز قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کی اور فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

❁ سورہ معارج آیات 37 تا 38 پارہ 29

پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔ کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے۔ کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ ان کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔ کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

❁ سورہ المائدہ آیت 67 پارہ 6

جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچائیے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے پاس قرآن کیسے پہنچ سکتا ہے۔ جب ہم اسے عربی میں پڑھیں گے۔ تو قرآن پاک کے پیغام سے تو دور ہی رہے۔ یعنی اصل حقیقت سے تو دور ہی رہے۔ اس کے علاوہ قرآن پاک پر کافر قوم یعنی فرقہ پرستوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔

❁ سورہ النحل آیت 44 پارہ 14

آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مرد رسول بنا کر بھیجے۔ ہم اُن کی طرف وحی کرتے تھے۔ اگر آپ کو اسکا علم نہ ہو تو نصیحت والوں سے پوچھ لو ہم نے پیغمبر کو واضح دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا اور ہم نے آپکی طرف نصیحت نازل کی ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو وضاحت سے بتا دیں کہ اُنکی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کے بارے میں تفصیل بتا رہے ہیں۔ کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اُن کو کتابیں اور واضح دلائل سے کر بھیجا گیا۔

واضح دلائل ''آیات'' کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن ان رسولوں کو آیات کے ساتھ معجزے بھی دیے گئے۔ یہ معجزے اللہ تعالیٰ کی آیات کی طرح سچے ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو بھی کتابوں کی طرح واضح دلائل کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول ﷺ کو نصیحت یعنی قرآن پاک دیا تاکہ وہ لوگوں کو وضاحت سے بتا دیں کہ ان کی طرف کیا نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے کہا کہ قرآن کے بارے میں وضاحت سے بتاؤ۔مگر لوگ اس بارے میں وضاحتیں کرتے رہتے ہیں۔کہ رسول کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔اور قرآن پاک میں غور وفکر زیرو ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کا نام ہی نہیں لیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نصیحت والوں سے پوچھ لو۔نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اسی طرح پہلی کتابوں کے صفاتی نام بھی نصیحت تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنکے پاس پہلے کتابیں یعنی تورات اورزبورو غیرہ ہیں۔ان سے پوچھ لو۔کہ ان کے پاس بھی مرد رسول بن کرآئے۔۔

سورہ حٰمٓ السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جولوگ اس نصیحت یعنی قرآن کے نافرمان ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہوسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں قرآن پاک کے خلاف سائیڈوں پر لکھ دیا۔اوپر لکھ دیا اور نیچے لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔اور جو انہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا خدا بناتے ہیں۔

سورہ شعراء آیات 215 تا 217 پارہ 19

اور آپ ﷺ اُن ایمان والوں کے لیے اپنے بازو جھکا دیں۔جنہوں نے تمھاری اطاعت کی۔پھر اگر وہ نافرمانی کریں۔تو کہہ دو۔بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔اُس سے جو تم کرتے ہو۔اور زبردست مہربان پر بھروسہ کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کو صرف اُن سے شفقت سے پیش آنے کی ہدایت کی جارہی ہے۔جو ایمان والے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اُس کی اطاعت کرنے والے ہیں اور دوسرے تمام لوگوں کے اعمال سے بیزاری ظاہر کی گئی ہے۔

سورہ الذاریات آیات 51 تا 56 پارہ 27

بس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بیشک میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا۔تو انہوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ کہا۔کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں۔بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں۔آپ ﷺ ان لوگوں سے منہ پھیر لیجیے۔آپ ﷺ پر کوئی الزام نہیں ہے۔اور نصیحت کرتے رہیے۔بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو۔صرف وہی زات ایسی ہے۔جس کی غلامی کی جاسکتی ہے۔یعنی اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

مگر ہم لوگوں نے رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا ہے۔ کہ وہ رسول کی لائی ہوئی وحی کو قبول نہیں کرتے۔ اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے۔ جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہی حال ہم لوگوں کا بھی ہے۔ ہم نے فرقوں کی نظر سے قرآن کو نہیں سمجھنا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو سچ سمجھنا ہے۔ اور رسول ﷺ نے جو قرآن پاک ہمیں دیا ہے۔ اُس نصیحت کو گلے سے لگانا ہے اس کو کہتے ہیں اطیع اللہ وا طیع الرسول۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سرکش لوگوں سے رسول ﷺ کو منہ پھر لینے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لگتا ہے لوگ اس طرح ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کرنا۔ اور اس طرح جب بھی کوئی رسول اللہ کا پیغام لایا۔ تو لوگوں نے اُسے جادوگر یا مجنوں کہا۔

خواتین وحضرات

آج بھی جو قرآن کی بات کرتا ہے۔ تو لوگ اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں۔ تو جو بھی قرآن پاک کی بات کو رد کرے ۔ آپ نے کسی کی بات نہیں ماننی۔ بلکہ اُٹھیں اور خود قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا سچ دیکھیں ورنہ فرقہ والے آپ کو نہ دنیا کا رہنے دیں گے اور نہ آخرت کے قابل۔

سورہ نور۔ آیت 54 تا 55۔ پارہ نمبر 18۔

کہہ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ ان کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود زمہ دار ہو۔ اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے زمہ تو صرف وضاحت سے پیغام پہنچا دینا ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے کہ وہ انہیں دنیا کی خلافت عطا کرے گا۔ جس طرح اس نے ان لوگوں کو خلافت دی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لیے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ ان کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود زمہ دار ہو۔ اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور پیغام پہنچانے والے کے زمہ تو صرف وضاحت سے پیغام پہنچا دینا ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے کہ وہ انہیں دنیا کی خلافت عطا کرے گا۔ جس طرح اس نے ان لوگوں کو خلافت دی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لیے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں نبی ﷺ کے زمہ قرآن پاک پہنچا دینے کا بوجھ ہے اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے زمہ دار ہو اگر ان کی تبلیغ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول ﷺ کے زمہ واضح قرآن پہنچا دینا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 31 تا 32۔ پارہ نمبر 3

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین حضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

آپ نے دیکھا رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسولؐ کی اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اس کا مطلب ... نہیں کہ کافر بنا جائے اور فرقہ بنا کر رسول ﷺ سے پیار کیا جائے اور قرآن سے مرتد ہو جائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے محبت نہیں

کرے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ رسولؐ کی اطاعت کی جائے اور اس کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پاک سے منہ نہ پھیرا جائے اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اطیع اللہ واطیع الرسول کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کی جائے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بھی محبت کرے گا۔ ایسے فرمانبرداروں یعنی اطاعت کرنے والوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے گا اور جو پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں اور فرقے بنالیں وہ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندے ہیں۔

رسول کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں، یعنی پیغام سے مرتد ہوجائیں۔ تو ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔

سورہ روم آیات 44 تا45 پارہ21

جس نے کفر کیا۔ تو اس کا کفر اسی پر ہے۔ ااور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ جس نے کفر کیا۔ یعنی فرقہ بنایا۔ تو اس کا کفر اسی پر ہے۔ ااور جس نے صالح عمل کیے تو وہ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے بدلہ دے۔ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ صالح عمل قرآن پاک کی روشنی میں کرنے والے اعمال کا نام ہے۔

سورہ یونس۔ آیات35 تا 40۔ پارہ نمبر11

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیئے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آسکتا بلا شبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنالیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کرسکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آجاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائد ا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنالیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنالیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کرسکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہمیں قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا ہے اپنی خواہش نفس کے مطابق سکھنا ہے بلکہ ہمیں نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں اپنا غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے

ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

رسولوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ وضحیٰ آیت نمبر 7 میں کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تمھیں بے خبر پایا تو ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

یہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ یعنی اپنی کتاب دی۔ یعنی اپنا راستہ دکھایا۔ رسولوں کو بھی راستہ دکھانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ یہ راستہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے ذریعے دکھاتا ہے۔

ایمان کسے کہتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کردے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی

اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کردے گا۔ یعنی گناہ معاف کردیگا۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کی اطاعت کی۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

- سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

- سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تا کہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

مثال نمبر 4

- سورہ ابراہیم۔ آیت 44۔ پارہ 13

اور ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں ظالموں کا زکر ہے۔ جو جو عذاب کے وقت کہیں گے۔ کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔ اس آیت میں اُن تمام لوگوں کے اجتماعی مسلہ کو بیان کیا گیا۔ جو تمام لوگ اپنے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور جو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا ہوتا ہے۔ اسے قبول نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا۔ تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کے بجائے فرقے بنا لیے ہیں۔ اسے وہ رسول ﷺ کی اطاعت کہتے ہیں۔ حالانکہ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کرنا ہوتا ہے۔ ہم لوگوں نے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ جس طرح پہلے لوگ قبول نہیں کرتے تھے۔ اس لیے جب ان فرقہ پرستوں پر عذاب آئے گا۔ تو ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئے گا۔ اور ہم نے قرآن پاک کو سمجھنے کے بجائے فرقے بنا لیے۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اسی لیے تو کہیں گے۔ کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔ رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کی دعوت قبول کرنا ہے۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔ کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔ تو ہمیں پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔ کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔ یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے۔ اوراس کی اطاعت نہ کی جائے۔ ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔ جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے۔

سورہ نور آیت 52 پارہ 18

جوکوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ اور پرہیز گاری اختیار کرے گا۔ تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا۔ جوکوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ اور پرہیز گاری اختیار کرے گا۔ تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔

ہم پرہیز گاری کیسے اختیار کرسکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اور اُس کے پیغام لانے والے کی اطاعت ہوگی۔ جو کامیابی ہوگی۔ اس کا جواب اور تفصیل کے لیے یہ آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آئے۔ تو اسے جھٹلا دے۔ تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنہوں نے اس کو سچ مانا۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جوانہوں نے کیے۔ ان سے دور کردے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ذبردست انتقام لینے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کا سچ لایا۔ وہ پرہیز گار ہے۔ یعنی رسول ﷺ پرہیز گار ہے۔ اور جو انسان اس کو سچ سمجھے گا یعنی اس کی تصدیق کریگا۔ وہ پرہیز گار ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو نیک اعمال کہہ رہے ہیں۔ اُسے احسان والا کہہ رہے ہیں۔ اور جو برے کام انہوں نے کیئے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اوراس کی

تصدیق کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردے گا اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

۔سورہ نساء۔ آیت 13،14۔ پارہ نمبر 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اوراس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا

ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ النحل آیات 38 تا 39 پارہ 14

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ نہیں اُٹھائے گا۔جو مر جائے۔کیوں نہیں اُٹھائے گا۔جو مر جائے۔یہ وعدہ تو اللہ تعالیٰ کے زمہ سچا ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔تاکہ اِن پر اُس بات کو واضح کر دے۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔تاکہ کافر جان لیں۔کہ وہی جھوٹے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت والے دن اس لیے اُٹھائے گا۔تاکہ کافر دیکھ لیں یعنی فرقہ پرست دیکھ لیں۔کہ جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے۔اُن کا فیصلہ کر دے۔اور کافر جان لیں یعنی فرقہ پرست جان لیں۔کہ وہی جھوٹے ہیں۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو اِن ڈائرکٹ سناتے ہیں۔فرماتے ہیں۔اے میرے غلاموں جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہونا۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

آئیں قرآن پاک سے دوبارہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہوں گے۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے

۔یاتمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متضاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں

اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔ بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداری یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا کیا طریقہ تھا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔اور فرقے بنالیے۔اور کافر بن گئے۔اب جو مسلم ہوگا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی

یعنی قرآن پاک کومظبوطی سے تھام لے گا۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کرنافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑلیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس

کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کرسکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہوجائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اورانہوں نے شیطان کی طرح تکبر کرکے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کرلیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہوگیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کرلیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو

۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ زخرف آیات 22 تا25 پارہ25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔کہ بیشک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔تو وہاں کے لوگوں خوشحال لوگوں نے یہی کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کررہے ہیں۔ان کے رسول نے کہا۔اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں گے۔پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔اسلیے ہم پر بھی عذاب آرہے ہیں۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا64۔پارہ14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کردیں۔جس بات میں انہوں نے ختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

اگرتم جھٹلاتے ہو توتم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یادرکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ررسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یادرکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی

کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ااور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی

قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔ اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہوگا۔ جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ یعنی مسلم بن جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔ تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔ یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔ جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔ جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔ جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔ پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔ مگر ہم معلوم کر لیں۔ اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت الگ کر دیں۔ جو اس میں شک کرتے ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔ یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ بیشک جو اسے دوست

رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کردے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کردے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کردیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔یہ لا الہ الا اللہ کا پیغام ہے۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو مسلم نہیں ہیں۔

فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں۔فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے اپنے نام نہاد مفسر جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ہیں۔ان کی دی ہوئی باتوں سے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔یہ نام نہاد مفسروں کی قرآن پاک کے خلاف سازش ہے۔جس سے یہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ قیامت والے دن ان فرقہ پرستوں پر گواہی دیں گے۔کہ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود تھا۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔یہ فرقہ پرست اُن نام نہاد مفسروں کی ایک فوج ہے۔جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔اس کا ذریعہ انہوں نے حدیث کو بنا رکھا ہے۔اس طرح یہ فوجیں قرآن پاک کو سمجھنے سے روکنے کا کام کر رہی ہیں۔

خواتین وحضرات

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔جو ان لوگوں نے کی ہے جو مسلم نہیں ہیں۔مسلم تو رسول ﷺ کے لائے قرآن پاک پر صدقے واری ہونے والی قوم ہے۔

خواتین وحضرات

یہ نام نہاد مفسر مسلم نہیں ہیں۔بلکہ شیطان ہیں۔جنہوں نے فرقہ پرستوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔یہ نام نہاد مفسر اپنی اپنی قوموں کو لے کر ڈوبیں گے۔جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کا تعلق رسول ﷺ سے ختم کر دیا ہے۔

سورہ آل عمرآن 145 تا 148 پارہ 4

۔اور کوئی انسان اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔اور جو کوئی دنیا میں ثواب چاہتا ہے۔اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت میں ثواب چاہتا ہے۔اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔اور نہ ہی دبے۔اور اللہ تعالیٰ صبر

کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔بس وہ یہ کہتے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔اور ہمیں کافر قوم پر نصرت دے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔اور نہ ہی دبے۔اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔بس وہ یہ کہتے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔اور ہمیں کافر قوم یعنی اُس دور کے فرقہ پرستوں پر نصرت دے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے

والوں کو پسند کرتا ہے۔

سورہ فتح آیات 28 تا 29 پارہ 26

وہی ہے جس نے رسول ﷺ کو سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع اور سجود میں دیکھو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور فضل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر ہیں۔ ان کے یہ مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں جیسے ایک کھیتی ہو۔ جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر اس کو قوی کردیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ تا کہ ان سے غصے میں لائے کافروں کو۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایمان والوں سے اور صالح اعمال کرنے والوں سے ہے۔ بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان والے ہیں جو صالح اعمال کرتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے

یہ لوگ رسول کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر ہیں۔ یہ لوگ ایک کھیتی کی طرح ہیں۔ جس نے کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوی کردیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ اس طرح رسول ﷺ کے ساتھی مظبوط ہوں گے۔ ان سے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے دل جلیں گے۔ ان کو غصہ آئیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کھیتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔ ایسے لوگ ہر دور میں رسولوں کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا زکر تورات اور انجیل میں ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہیں وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔

سورہ حج آیات 37 تا 44 پارہ 17

اللہ تعالیٰ کو تمھارا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا۔ اور نہ ان کو خون۔ بلکہ اس تک تمھاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس طرح اس نے تمھارے لیے تابع کردیا ہے۔ تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اس ہدایت پر جو اس نے تم دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کافر کو پسند نہیں کرتا۔ ان کو جن سے لڑائی کی اجازت دی گئی۔ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ جن کو ان کے گھر سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے زریعے ہٹاتا نہ رہتا۔ تو خانقاہیں گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا زکر کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکواۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات!

آج بھی قرآن پاک کی بات کرنے والے یعنی جو لوگ اپنے رب کو مانتے ہیں۔ فرقہ پرست زبردستی انہیں فرقے بنانے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ یہ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔ اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکواۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات!

نام نہاد مفسر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔ اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔ اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے۔ وہ جنات میں سے تھا۔ اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا ولی بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں شیطان کی بات کر رہے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی اور آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ اور کافر ہیں۔ اور ہمارے دشمن ہیں۔ جو لوگ ایسے لوگوں کو اپنا ولی بنائیں گے وہ بھی ظالم ہوں گے۔

چونکہ نام نہاد مفسر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔ اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔ اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح آیات کو جھٹلانے والوں کے بارے میں کہتے ہیں۔

سورہ فرقان آیت 53 پارہ 19

آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔ کافر کا مطلب آپ ﷺ کے زمانے کے تمام فرقہ پرست ہیں۔ جو اپنے اپنے فرقوں پر تھے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت کے مطابق رسول ﷺ کا لایا ہوا قرآن پاک قیامت تک آنے والے تمام فرقہ پرستوں سے جہاد کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

خواتین وحضرات!

میں بھی رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اسی قرآن پاک کے ساتھ مرتے دم تک کافروں یعنی فرقہ پرستوں سے جہاد کروں گی۔ اور جو لوگ بھی ان فرقہ پرستوں سے اس قرآن کے ذریعے جہاد کریں گے۔ وہ رسول ﷺ کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ اور حمایت کرنے والے ہوں گے۔ اور اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

سورہ اعراف۔ آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا

پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جو ان پڑھ نبی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس

کے سوا کوئی معبود نہیں ۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اور اُس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔اور اس قرآن کے زریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔اس قرآن کے زریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتاتا ہے۔نیکی اور بدی کی باتوں کو بتاتا ہے۔اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں ملتا ہے۔لہٰذا جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اور اس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو لوگ رسول ﷺ پر ایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں ۔اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے ۔اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔جب ہم رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔وہ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے ۔اس کی اطاعت یہ ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ پر اور قرآن پاک پر ایمان لائیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔کیونکہ یہ کام انہوں نے بھی کیا۔اگر ہم یہ کام کریں گے تو رسول ﷺ کی اطاعت ہو گی۔اور اس طرح ہدایت پالیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔اس کی اطاعت یہی ہے۔کہ ہم بھی اللہ تعالی اور اس کے کلام پر ایمان لائیں۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔اس طرح ہم ہدایت پا جائیں گے۔اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو یہ رسول ﷺ کی نہ مدد ہے اور نہ حمایت ہے۔بلکہ ان کے خلاف کام ہے۔اُن کے ساتھ ضد ہے۔

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے ۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے ۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں [illegible]

غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔

پارٹ نمبر 3

دل پر مہر لگانا کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔

اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔اندھا بہرا اور مردہ کسے کہتے ہیں۔یا مرتد کسے کہتے ہیں۔دونوں کتابوں میں آپ کو اس بات کا جواب مل جائیگا۔کہ دلوں پر مہر لگانا کسے کہتے ہیں۔